ختم نبوت زندہ باد

الله رسول محمد

ماہنامہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

مقدس

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۳ جلد: ۲۴

مارچ 2020 رجب المرجب ۱۴۴۱

مسلسل اشاعت کے 57 سال

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسلامی عقائد و علم کلام پر تاریخی مسابقہ

ختم نبوت کانفرنس ملتان کی تیاری

گاماں گروہ اور علماء اسلام کا کردار...
رد قادیانیت پر ایک غیر منقوط تحریر

اهمية محبة النبي ﷺ في حياة المسلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۳ جلد: ۲۴

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفی	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ختم نبوت کانفرنس ملتان کی تیاری	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

اظہار عقیدت (منظوم)	سید قاسم علی قاسم فرید آبادی	07
اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم (قسط نمبر 1)	عبداللہ مسعود/ مولانا غلام رسول	08
متفرق فضائل از مسلم شریف (آخری قسط)	مولانا محمد شاہد ندیم	12
مناقب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	مولانا محمد امین	14
تحفظ ناموس رسالت میں خواتین کا کردار	مولانا محمد ابراہیم ادھمی	16
رجب المرجب کے فضائل واحکام	مولانا محمد فہیم	20
معراج النبی ﷺ	مولانا محمد عثمان	22
حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات	مولانا اللہ وسایا	24
وٹس ایپ وغیرہ میں قرآنی آیات واحادیث لکھنے کا شرعی حکم	مولانا میر لعل اختر مہر سومرانوی	31

ردقادیانیت

آہنگ بازگشت سے پانچ اقتباس	مولانا اللہ وسایا	32
گاما ئی گروہ اور علماء اسلام کا کردار...... ردقادیانیت پر غیر منقوط تحریر	جناب عبدالغفار شیرانی	36
مولانا غلام غوث ہزاروی کا قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی میں خطاب	ادارہ	42
اسلامی عقائد وعلم کلام پر تاریخی مسابقہ	شہباز اختر سیوانی	44

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	49
سالانہ ختم نبوت کانفرنس نورنگ	مولانا محمد ابراہیم ادھمی	51
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52
مسافران آخرت	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم

ختم نبوت کانفرنس ملتان کی تیاری

جناب محمد نواز میرانی ایڈووکیٹ و معروف دانشور کی کتاب ’’عقیدہ ختم نبوت قانون قدرت اور رد قادیانیت‘‘ نومبر ۲۰۱۸ء میں شائع ہوئی۔ اس کے ص ۳۸۸، ۳۸۹ سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

’’۲/ اگست ۲۰۰۲ء سے ۵/ نومبر ۲۰۰۴ء تک پاکستان میں امریکہ کی سفیر نینسی جے پال رہیں جنہیں پاکستان میں تعینات کرتے وقت کچھ خصوصی ہدف دیئے گئے تھے۔ جن میں ایک پاکستان کے نصاب میں تبدیلی، دوسرا حدود آرڈیننس کا خاتمہ یا ترمیم، تیسرا قانون توہین رسالت کو ختم کرنا یا تبدیل کرنا اور چوتھا امتناع قادیانیت آرڈیننس کی منسوخی تھا۔ اسلام دشمن قوتوں کا مرکزی ہدف قانون توہین رسالت اور امتناع قادیانیت آرڈیننس ہے۔ منصوبے کے مطابق یہ کام ۲۰۰۷ء میں شروع ہونا تھا اور ۲۰۰۸ء تک ختم ہونا تھا۔ مگر ۹/ مارچ ۲۰۰۷ء سے سابق آمر پرویز مشرف حکومت کی الٹی گنتی شروع ہوگئی۔ جس کی وجہ سے یہ کام کچھ عرصے کے لئے رک گیا۔ لیکن اب یہ کام امریکہ ہماری موجودہ حکومت سے لینا چاہتا ہے۔‘‘

اس اقتباس میں چار امر بطور خاص ذکر کئے گئے ہیں:

۱…… نصاب تعلیم میں تبدیلی۔　۲…… حدود آرڈیننس کا خاتمہ یا ترمیم۔

۳…… قانون توہین رسالت کو ختم یا تبدیل کرنا۔　۴…… امتناع قادیانیت آرڈیننس کی منسوخی۔

اس کے بعد پانچواں پاکستان کا نام ’’اسلامی جمہوریہ پاکستان‘‘ کی بجائے ’’عوامی جمہوری پاکستان‘‘ قرار دینا۔ یہ آخری نکتہ متذکرہ کتاب میں درج نہیں۔ ورنہ متذکرہ ترامیم کے متمنی قوتوں کا آخری ہدف یہی ہے کہ پاکستان اسلامی مملکت کی بجائے صرف جمہوری ملک ہو:

۱…… جناب پرویز مشرف کے دور اقتدار سے اس وقت تک پاکستان کے نظام تعلیم میں تبدیلی در تبدیلی کی لہر چلی۔ نصاب تعلیم کو جس طرح تختہ مشق بنایا گیا۔ وہ کسی بھی باشعور پاکستانی پر مخفی نہیں۔ اب تو پاکستان کے مدارس دینیہ کے نصاب کے تعین کا کام بھی موجود حکومت نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ براہ راست حساس اداروں کے سربراہ اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔

اس نے کام کو مکمل کرنے کی نوید بھی سنائی ہے۔ ان بیرونی قوتوں کے ارادوں کی تکمیل ہو پائے گی یا نہیں اس کے لئے آنے والے وقت کا انتظار کرنا ہوگا۔

۲...... حدود آرڈیننس کو ایک جھٹکا پرویزی دور ظلمت میں دیا گیا۔ باقی کسر کب نکالنی ہے۔ وہ ایسا کر بھی پائیں گے یا نہیں۔ اس کے لئے بھی وقت کا انتظار کرنا ہوگا۔

۳...... تحفظ ناموس رسالت قانون کو بنے تقریباً چالیس برس ہو چکے ہیں۔ جب بھی اس میں ترمیم کی بات آئی۔ کفر ہار گیا۔ اسلام جیت گیا۔ وہ اس کے ایک نکتہ یا شوشہ کو بھی تبدیل نہ کر سکے۔ البتہ اس پر عمل درآمد کے راستہ میں رکاوٹ یا غیر مؤثر بنانے میں انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جس کی تازہ مثال آسیہ کی رہائی تھی۔

۴...... امتناع قادیانیت آرڈیننس کا خاتمہ: پرویزی اور نواز شریف دور اقتدار میں متعدد بار کوششیں ہوئی۔ ہر بار ان کو منہ کی کھانی پڑی۔ طاقت و اقتدار ہارا۔ حق وصداقت فتح یاب ہوئے۔ اب موجودہ دور میں کیا ہوگا۔ یہ بھی آنے والے وقت کے حوالے ہے۔ لیکن اس مسئلہ پر اس بیرونی ایجنڈا کے حاملین سورماؤں کی شکست، اسلام اور اہل اسلام کی فتح وہ امت کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ آئندہ محنت کا تسلسل جاری رہا تو کوئی ماں کا لال میلی نظر سے اس کی طرف دیکھنے کا حوصلہ بھی نہیں کر سکے گا۔

اس محنت وجدوجہد کے تسلسل کو برقرار بلکہ رواں دواں رکھنے کے لئے رمضان المبارک سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام دینی جماعتوں، مدارس، تنظیمات، شخصیات۔ جملہ دینی قیادت وسیادت کے تعاون سے چار بڑی سطح کی ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کیا ہے:

۱...... ۱۶ رفروری ۲۰۲۰ء کو چارسدہ میں۔

۲...... ۶ رمارچ ۲۰۲۰ء کو ملتان قلعہ کہنہ قاسم باغ اسٹیڈیم میں۔

۳...... حیدرآباد ڈویژن کی ٹنڈوالہ یار میں ختم نبوت کانفرنس ۱۲ رمارچ ۲۰۲۰ء۔

۴...... نواب شاہ ڈویژن میں ختم نبوت کانفرنس ۱۳ رمارچ ۲۰۲۰ء۔

چارسدہ کی کانفرنس کے لئے تمام اضلاع میں مسلسل درجنوں دعوتی کانفرنسیں ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ امید ہے کہ یہ اجتماع مثالی اور حیران کن ہوگا۔ نواب شاہ، ٹنڈوالہ یار خان کی کانفرنسوں کے لئے بھی ان اضلاع میں تسلسل کے ساتھ رفقائے کرام سرگرم عمل ہیں۔

ملتان کی ختم نبوت کانفرنس اتنی بڑی سطح پر بڑے عرصہ کے بعد منعقد کرنے کی نیو اٹھائی گئی ہے۔ اس

سلسلہ میں پہلا اجلاس ۲۳ رجنوری ۲۰۲۰ء کو ملتان دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوا۔ ملتان، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان تین ڈویژنوں کے رفقائے کرام نے شرکت کی۔ لودھراں، وہاڑی، خانیوال، بہاول نگر، پاکپتن، ساہیوال، مظفرگڑھ، لیہ، راجن پور، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی امراء ونظماء، دینی مدارس وجامعات کے مہتمم حضرات وشیوخ حدیث اور نامور نمائندہ شخصیات نے اس کثرت سے شرکت فرمائی کہ جامع مسجد ختم نبوت کا ہال وبرآمدہ بھر گئے۔ جامعہ قادریہ حنفیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد نواز سیال نے صدارت فرمائی۔ رفقائے فکر نے جس محبت سے اس کانفرنس کی پہلی اینٹ رکھی۔ اس کے ایمان پرور مناظر نے حیرت زدہ کردیا۔ اختتام پر ہر شریک محفل کی رائے تھی کہ انشاء اللہ کامیابی وکامرانی کے آثار ہویدا ہیں۔

ان اضلاع کی کمیٹیوں کے سربراہان کا اعلان کردیا گیا جو تحصیلوں تک کمیٹیوں کی تشکیل کریں گے اور علماء کنونشن منعقد کر کے تشہیر ودعوت کا عمل آگے بڑھائیں گے۔ ملتان شہر کو ۲۲ حلقوں میں تقسیم کر کے ان کے نگران مقرر کئے گئے۔ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے سربراہ مولانا محمد احمد انور شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مانکوٹ ہیں۔

پانچ ہزار اشتہارات، ایک ہزار پینافلیکس مساجد میں لٹکائے جائیں گے۔ ایک لاکھ ہینڈ بل تقسیم کے لئے چھاپے گئے۔ ایک ہزار رکشہ وکاروں کے لئے پینافلیکس بھی بن کر آنے والے ہیں۔ یہ تمام اشتہارات مقررین کے ناموں کے بغیر شائع ہوئے۔ ابھی ایک مہینہ باقی ہے۔ (آج ۵ رفروری ہے) مقررین کے اسمائے گرامی والے اشتہارات، مزید آگاہی کے لئے دعوت نامے، پینافلیکس موقعہ بہ موقعہ موسلادھار بارش کی طرح منظر پر آئیں گے۔ کئی دینی جرائد میں اشتہارات چھپنے کے لئے چلے گئے ہیں۔

جگہ جگہ علماء کنونشن، اجتماعات، بیانات، میٹنگیں، ملاقاتیں حوصلہ افزاء ہی نہیں بلکہ مسحور کن نتائج سامنے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ ایک ضرب المثل کانفرنس کی حامل یہ کانفرنس ہوجائے۔ انشاء اللہ العزیز ایسے ہوگا۔ ملک کی چوٹی کی دینی قیادت اس میں شرکت سے سرفراز فرمائے گی۔

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب، مرکز کی ہدایت پر اس کانفرنس کے داعی کا کردار ادا کررہی ہے۔ جس پر ہمیں فخر بھی ہے اور ان کے ممنون احسان بھی ہیں۔ وفاق المدارس سے وابستہ تمام مدارس صف اول میں میزبانی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مرکزی قیادت نے ذیل کا خط جاری کیا ہے۔ پڑھئے اور آگے بڑھئے۔ (باقی آئندہ شمارہ میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

Wifaq-ul-Madaris-il-Arabia, Pakistan.

مرکزی دفتر: گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

فون نمبر: 061-6514525-26-27
فیکس نمبر: 061-6539485

حوالہ نمبر: 0102/MHJ/A/2020

تاریخ: 01-02-2020

محترم و مکرم حضرت مہتمم صاحب زید مجدھم

عنوان: ختم نبوت کانفرنس قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے،

"عقیدہ ختم نبوت" امت مسلمہ کا بنیادی اور اجماعی عقیدہ ہے، جس پر امت مسلمہ کی وحدت اور بقاء کا دارومدار ہے۔ اللہ رب العزت نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے ساتھ نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا اور رسول اکرم ﷺ کے واضح فرمان کے مطابق اب قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور نہ کوئی نئی وحی آئے گی، البتہ نبوت کے جھوٹے دعویدار پیدا ہوتے رہیں گے جو دجل و فریب کے ساتھ لوگوں کو گمراہ کرتے رہیں گے۔

مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے چنانچہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان، مورخہ 06 مارچ 2020ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب بمقام اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں ایک ملک گیر تاریخ ساز کانفرنس کا انعقاد کر رہی ہے جس میں ملک بھر سے جید علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے۔ آنجناب سے گزارش ہے کہ اس کانفرنس کی کامیابی کیلئے ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ چونکہ اس وقت مدارس میں تعلیمی سال کے آخری ایام ہیں جن میں تعلیمی سرگرمیاں عروج پر ہوتی ہیں اور مورخہ 10 مارچ 2020ء سے وفاق کے امتحانات بھی شروع ہو رہے ہیں، اس لئے مذکورہ کانفرنس میں شرکت کیلئے ایسا نظم بنایا جائے جس سے طلباء کرام کی تعلیم کا حرج بھی نہ ہو اور یہ کانفرنس بھی ہر طرح سے کامیاب ہو جائے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء!

والسلام

(دستخط)
محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

(دستخط)
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کاپی برائے:

1۔ حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم العالیہ
2۔ ناظم و معاون ناظم وفاق صوبہ پنجاب
3۔ اراکین مجلس عاملہ پنجاب
4۔ تمام مسئولین، منتظمین، معاونات شعبہ کتب و حفظ پنجاب
5۔ آفس ناظم اعلیٰ وفاق۔
6۔ مرکزی دفتر وفاق۔
7۔ مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان

Email:wifaqulmadaris@gmail.com Ph:061-6514525-6-7 Fax:061-6539485 Web:www.wifaqulmadaris.org

اظہار عقیدت

سید قاسم علی قاسم فرید آبادی

ایسی فضائے پاک میں میری عمر تمام ہو / روئے نبی کی صبح ہو زلف نبی کی شام ہو
ختم رسل اس طرح عشق میں احترام ہو / ایک نفس درود ایک نفس سلام ہو
روئے نبی کی صبح ہو زلف نبی نظر میں ہو / صبح ہماری صبح ہو شام ہماری شام ہو
سارا جہاں ہو غرق مے مست ہو ایک ایک شئے / ہاتھ میں مومنین کے حب نبی کا نام ہو
تاج شہنشہی کی ضو اس کی جبیں سے ہو عیاں / دل سے تیرے غلام کا کوئی اگر غلام ہو
مجھے موت بھی قبول ہے تیری نگاہ کے بغیر / تیری نگاہ کے بغیر زیست مری حرام ہو
جس کے پسینے کی مہک مشک وگلاب سے فزوں / اس کی لپیٹ سے باغ دل کیوں نہ مرا شام ہو
ختم ہوں تیرے نام پر تار نفس کی جنبش / درہم برہم اس طرح دہر کا ہر نظام ہو
راہ مدینہ کی فضا مژدہ ابد کا دے مجھے / تیری طلب میں یا نبی عمر کا اختتام ہو
عشق کی کروٹوں میں ہو ذکر رسول انس وجان / دل کا ہر ایک اضطراب کاش تیرا پیغام ہو

جس کی تجلیات میں ڈوبے ہوئے مہرو ماہ
قاسم تیرہ بخت کا اس کی نظر میں کام ہو

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر 1: مصنفہ: عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

مقدمہ

محبت نبوی ﷺ کا تعارف اور فوائد

یہ مبارک موضوع انتہائی اہمیت کا حامل موضوع ہے جس کا تعلق دل کے لازمی وضروری عقائد واعمال سے ہے۔ یہ موضوع کوئی فکری زوائد اور دل بہلانے والی چیزوں سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ ایمان وکفر کی وابستگی اور تعلق، دنیوی واخروی سعادت وشقاوت کا تعلق اسی سے قائم ہے۔

☆ ...... محبت نبوی ﷺ ہی وہ منزل مقصود ہے جس کی طرف شائقین لپکتے اور عاملین متوجہ ہوتے اور جھکتے ہیں اور سابقین کمر بستہ اور مستعد ہو کر آگے بڑھتے ہیں۔

☆ ...... محبت نبوی ﷺ کے لئے عشاق مقام فنائیت کو پہنچتے ہیں۔ محبت نبوی ﷺ کی معطر ومعنبر ہوا کے جھونکوں سے عابدین کی ارواح تسکین حاصل کرتی ہیں۔

☆ ...... محبت نبوی ﷺ ہی دلوں کی خوراک، ارواح کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

☆ ...... محبت نبوی ﷺ ہی ایسی ''حیات'' کا نام ہے جو اس سے محروم رہا تو اس کا شمار از اں جملہ جیتے جی مرنے والوں میں ٹھہرا۔ اور ایسے ''نور'' کا نام ہے کہ جو اسے کھو بیٹھا وہ تاریکیوں کے سمندر میں جا گرا۔ اور ایسی ''شفا'' کا نام ہے جس کو وہ نہ ملی تو اس کا دل جملہ بیماریوں کا مرکز اور گھر بن گیا۔ اور ایسی ''لذت'' کا نام ہے کہ جسے یہ نصیب نہ ہوئی تو اس کی سراسر زندگی اور عیش وآرام، غموں اور مصائب وآلام کا نام بن گیا۔ اور اس کا راحت وسکون پھیکا پڑ گیا۔

☆ ...... محبت نبوی ﷺ ہی ایمان واعمال، اور مقامات واحوال کی اس ''روح'' کا نام ہے جو جسم اس سے خالی رہا وہ خالی خولی بغیر ''روح'' کے ایک دھڑ رہ گیا۔

(جیسا کہ آج کے دور میں قادیانیت اس کا بہترین مصداق ہے۔ مترجم)

☆ ...... محبت نبوی ﷺ ہی وہ سواری ہے جو سبھی سالکین کے بھاری بوجھ کو اٹھا کر ان مقامات تک پہنچا دیتی ہے جہاں انتہائی مشقت اور جان ماری کے بغیر وہ نہیں پہنچ سکتے۔ اور ان منازل تک پہنچا دیتی ہے جہاں تک (سالکین) اس محبت کے بغیر کبھی بھی نہ پہنچ پائیں۔ اور سچائی کے ان بلند مقامات

اور ٹھکانوں پر جا بٹھلاتی ہے۔ جہاں محبت کے بغیر داخلہ بھی نہ مل سکے۔

☆...... محبت نبوی ﷺ ہی اس عمدہ سواری کا نام ہے جو انسانوں کو اپنی پشت پر لاد اور سوار کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے محبوب ﷺ کے قدموں تک پہنچا اور ڈال دیتی ہے۔ اور انسانوں کا سب سے قریبی اور سیدھا راستہ یہی (محبت نبوی ﷺ) ہے جو انہیں افضل ترین مقامات تک پہنچا سکتا ہے۔ قسم بخدا وہی لوگ ہی دنیا و آخرت کی شرافت وفضیلت حاصل کر گئے جنہیں اپنے محبوب ﷺ کی محبت ومعیت کا وافر حصہ مل گیا۔ اور اللہ سبحانہٗ وتعالی نے روز ازل سے اور مخلوقات کے تقدیری فیصلوں کے وقت سے اپنی مشیت اور کامل حکمت کے ساتھ یہ فیصلہ صادر فرمایا'' ان المرء مع من احب '' (کہ آدمی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہوگی)۔ سو کیا نصیب ان کے جنہیں کامل محبت جیسی نعمت مل گئی۔

یہی وجہ ہے کہ جس کے دل میں محبت نبوی ﷺ کی اہمیت اور شرافت وفضیلت انتہائی کمال درجے کی پائی جاتی ہے تو وہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور حیات طاہرہ کا مطالعہ اور اس کی جستجو کرتا رہتا ہے۔ اور بالغ نظری سے یہ دیکھتا رہتا ہے کہ آپ ﷺ نے کس انداز میں انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں (انفرادی و اجتماعی اور خاندانی ومعاشرتی، مردوں اور عورتوں) میں اپنی محبت کو پیوست فرمایا۔ اسی طرح (ایمان واسلام کی حفاظت، اور جہالت کی زندگی سے بچانے کے سلسلے میں) ہجرت اسلام کے ذریعے (جو آپ ﷺ کی بعثت کے باعث حاصل ہوئی) اپنا گرویدہ بنایا اور'' وبضدھا تتمیز الاشیاء '' کے اصول کے تحت جو آدمی زمانہ جاہلیت کو نہیں سمجھا اسے نعمت اسلام کی صحیح معنیٰ میں قدر بھی حاصل نہیں ہوئی۔ جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے (زمانہ جاہلیت کو سمجھانے اور نعمت اسلام کی قدر ومنزلت بتلانے کے لئے) ایک مثال دی کہ جو آدمی دریا کی گہرائی میں تیرا کی اچھے طریقے سے کرنا نہ جانتا ہو تو وہ اس کی گہرائی میں مخبوط الحواس ہو جاتا ہے اور اس آیت کا مصداق بن جاتا ہے:

'' او کظلمات فی بحر لجی یغشٰہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب. ظلمات بعضھا فوق بعض. اذا اخرج یدہ لم یکد یرٰھا . و من لم یجعل اللہ لہ نور افمالہ من نور (النور:۴۰) ''، ﴿یا جیسے اندھیرے گہرے دریا میں چڑھی آتی ہے اس پر ایک لہر، اس پر ایک اور لہر اس کے اوپر بادل۔ اندھیرے ہیں ایک پر ایک۔ جب نکالے اپنا ہاتھ لگتا نہیں کہ اسکو سوجھی۔ اور جس کو اللہ نے نہ دی روشنی اسکے واسطے کہیں نہیں روشنی۔﴾

آیت مبارکہ میں بیان کردہ خطرناک صورت حال کے مطابق موت شہ رگ سے بھی زیادہ قریب

نظر آتی ہے۔ بعینہ یہی صورت حال زمانہ جاہلیت کی تھی (کہ انسان جاہلیت کے گہرے سمندر میں مخبوط الحواس ہو چکے تھے) کہ یکا یک ماہر تیراک (یعنی امام الانبیاء والمرسلین، رحمۃ للعالمین سیدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) تشریف لائے اور اس ڈوبنے والے انسان کو (ازراہ کمال شفقت ترس کھاتے ہوئے) نکال باہر کیا، اور نجات کے کنارے لا کھڑا کیا تو بتایئے! کیا ایسی ہستی پر زندگی بھر اور تا مدت حیات فریفتہ نہیں رہے گا؟ اور محبت نبوی ﷺ میں آپ پر جان فدا نہیں کرے گا؟ یہی حال ان تمام انسانوں کا ہے جنہیں آپ ﷺ کی بعثت کی برکت سے جہالت کی تاریکی سے نجات ملی، اور محبت نبوی ﷺ کا انہیں نور ملا۔

حضرت جعفرؓ کی نجاشی کے دربار میں تقریر

مذکورہ صورت حال (زمانہ جاہلیت اور نور اسلام) کو سمجھنے کے لئے حضرت جعفرؓ کی وہ تقریر دلپذیر ملاحظہ کیجئے! جو انہوں نے ملک حبشہ کی طرف ہجرت کے وقت نجاشی بادشاہ کے دربار میں فرمائی چنانچہ (اپنا دکھڑا سناتے ہوئے) فرمایا: ”اے بادشاہ! ہم سب جاہل اور نادان تھے، بتوں کو پوجتے اور مردار کھاتے تھے، قسم قسم کی بے حیائیوں میں مبتلا تھے، قرابتوں کو قطع کرتے، پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے۔ ہم میں جو طاقتور ہوتا وہ یہ چاہتا کہ کمزور کو کھا جائے۔ اسی حالت میں تھے کہ اللہ نے ہم پر اپنا فضل فرمایا ہم میں سے اپنا ایک پیغمبر بھیجا جس کے حسب ونسب اور صدق وامانت اور پاکدامنی اور عفت کو ہم خوب پہچانتے ہیں اس نے ہم کو اللہ کی طرف بلایا کہ ہم اس کو ایک مانیں اور ایک جانیں اور ایک سمجھیں صرف اسی کی عبادت اور بندگی کریں اور جن بتوں اور پتھروں کی ہم اور ہمارے آباؤ اجداد پرستش کرتے تھے ان سب کو یک لخت چھوڑ دیں۔ سچائی اور امانت اور صلہ رحمی اور پڑوسیوں سے حسن سلوک اور خونریزی اور حرام باتوں سے بچنے کا حکم دیا اور تمام بے حیائیوں سے اور باطل اور ناحق کہنے سے اور یتیم کا مال کھانے سے اور کسی پاک دامن پر تہمت لگانے سے ہم کو منع کیا اور یہ حکم دیا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں کسی کو اس کا شریک نہ کریں۔ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور روزہ رکھیں۔ غرض یہ کہ جان اور مال سے خدا کی راہ میں دریغ نہ کریں۔

سیدنا جعفرؓ نے اس کے علاوہ اور بھی تعلیمات اسلام کا ذکر کر کے فرمایا پس ہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے جو کچھ وہ من جانب اللہ لے کر آئے، اس کی اتباع اور پیروی کی چنانچہ ہم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ حلال چیزوں کو کھاتے ہیں اور حرام چیزوں سے بچتے ہیں محض اس پر ہماری قوم نے ہم کو طرح طرح سے ستایا اور قسم قسم کی اذیتیں پہنچائیں تا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کو چھوڑ کر گزشتہ بے حیائیوں میں پھر سے مبتلاء ہو جائیں جب ہم ان کے مظالم سے تنگ آ گئے

اور اپنے دین پر چلنا اور ایک اللہ کی عبادت اور بندگی کرنا دشوار ہو گیا تب ہم نے اپنا وطن چھوڑا اور اس امید پر کہ آپ ظلم نہ کریں گے۔ آپ کی ہمسائیگی کو سب پر ترجیح دی''۔ نجاشی نے کہا کیا تم کو اس کلام میں سے کچھ یاد ہے؟ جو تمہارے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائے ہیں۔ سیدنا جعفرؓ نے فرمایا ہاں! نجاشی نے کہا اچھا کچھ پڑھ کر سناؤ! سیدنا جعفرؓ نے سورۃ مریم کا ابتدائی حصہ پڑھ کر سنایا، بادشاہ اور تمام درباریوں کے آنسو نکل آئے، روتے روتے بادشاہ کی داڑھی تر ہوگئی۔ جب سیدنا جعفرؓ تلاوت ختم فرما چکے تو نجاشی نے کہا یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے ہیں۔ ایک ہی شمع دان سے نکلے ہیں اور قریش کے وفد سے صاف کہہ دیا کہ میں ان لوگوں کو ہرگز تمہارے سپرد نہ کروں گا اور نہ اس کا کوئی امکان ہے۔

آزاد کشمیر اور فتنہ قادیانیت

آزاد جموں وکشمیر ہائی کورٹ میں ۲۰۱۶ کے دوران مولانا عبدالوحید قاسمی، چوہدری محمد انور، راجہ آصف اور آصف شیدائی نے ایک مشترکہ رٹ پٹیشن دائر کی جس میں یہ موقف اختیار کیا گیا کہ آزاد جموں کشمیر عبوری آئین ۱۹۷۴ء میں ختمِ نبوت کے حوالہ سے آئین میں موجود سقم کو دور کیا جائے۔ یہاں پر قادیانیوں کو صراحت کے ساتھ غیر مسلم قرار نہیں دیا گیا ہوا اور نہ ہی مرزائیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ کوئی سٹیٹس دیا گیا ہوا ہے حالانکہ آزاد جموں وکشمیر اسمبلی مورخہ ۲۸؍اپریل ۱۹۷۴ء کو میجر ریٹائرڈ محمد ایوب خان کی قرارداد کی رو سے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے، انہیں مسلمانوں سے علیحدہ سیاسی حقوق دے کر الگ کرنے اور مرزائیت کی تبلیغ پر قانونی پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ کر چکی ہوئی ہے۔ رٹ پٹیشن کی دائری کے بعد ۶؍فروری ۲۰۱۸ء کو آزاد جموں کشمیر کے پارلیمان نے پوری صراحت کے ساتھ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا جب کہ ان کی تبلیغ پر پابندی کا قانون پہلے ہی ۱۹۸۵ء سے نافذ شدہ تھا۔ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینا یا ان کی تبلیغ پر قانونی پابندیوں کے باوجود آزاد جموں وکشمیر کے آئین و قوانین میں غیر مسلموں کے علیحدہ حق نمائندگی کو تسلیم نہیں کیا گیا ہوا تھا جس کی وجہ سے مرزائی مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر دین کے اندر خرابیاں پیدا کر رہے تھے۔ ۲۷؍جنوری ۲۰۲۰ء کو ہائی کورٹ نے پٹیشنرز کے موقف کو درست تسلیم کرتے ہوئے رٹ جاری کر دی ہے۔ اس سے ایک طرف غیر مسلموں کو ان کے اپنے علیحدہ سیاسی حقوق مل گئے ہیں جب کہ دوسری طرف مسلمانوں کو مرزائیوں کے دجل سے اسلام کو پاک رکھنے کا موقع مل گیا ہے۔ رٹ پٹیشن میں راجہ آصف اصالتاً جب کہ دیگر کی طرف سے پیروی ایڈووکیٹ محمد نور اللہ قریشی نے کی۔

متفرق فضائل از مسلم شریف

آخری قسط

مولانا محمد شاہد ندیم

حضور ﷺ کے معجزات

۱...... حضرت ایاس بن سلمہؓ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے ہمیں سخت بھوک لگی، حتی کہ ہم نے ارادہ کرلیا کہ ہم اپنی کچھ سواریاں ذبح کرلیں، پس نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تو ہم نے اپنے اپنے توشے جمع کر لئے پھر ہم نے چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا قوم کا توشہ دسترخوان پر جمع ہوگیا حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے گردن اٹھا کر دیکھا تا کہ اندازہ کروں کہ کتنا توشہ ہے تو میں نے اندازہ کیا کہ بکری کے بیٹھنے کی مقدار جتنا ہے اور ہم چودہ سو آدمی تھے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم سارے سیر ہوگئے۔ پھر ہم نے اپنے تھیلے بھر لئے پھر نبی اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ وضو کا پانی ہے؟ تو ایک آدمی ایک لوٹا لایا اس میں تھوڑا سا پانی تھا تو آپ ﷺ نے وہ پانی پیالہ میں ڈالا تو ہم سب نے وضو کرلیا اور خوب پانی استعمال کیا (سبحان اللہ) پھر اس کے بعد آٹھ آدمی آئے کہنے لگے کہ وضو کا پانی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب تو ہم وضوء سے فارغ ہوچکے ہیں۔ (صحیح مسلم ص۸۱ج۲)

۲...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم میں سے ہر آدمی کی خوراک یومیہ ایک کھجور تھی۔ پس آدمی چوس لیتا تھا اور پھر اپنے کپڑے میں لپیٹ کر رکھ لیتا تھا اور ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے تھے اور ہم کھاتے تھے حتیٰ کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔ اور کھجور تقسیم کرنے والے آدمی سے ایک بھول ہوگئی (کہ وہ ہمارے ایک آدمی کو کھجور دینا بھول گیا) تو ہم اس آدمی کی کھجوریں اٹھا کر لے گئے اور ہم نے گواہی دی کہ اسے کھجور نہیں ملی تو تقسیم کرنے والے نے کھجور دی تو وہ آدمی کھڑا ہوا اور کھجور لے لی۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ہم ایک وسیع وادی میں اترے۔ آپ ﷺ قضاء حاجت کے لئے چلے گئے، میں لوٹے میں پانی لے کر پیچھے گیا تو آپ ﷺ نے نظر دوڑائی کوئی آڑ نظر نہ آئی تو اچانک دو درخت وادی کے کنارے پر نظر آئے تو آپ ﷺ ان دونوں درختوں میں سے ایک کے پاس آئے اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا اللہ کے حکم سے میری اطاعت کرو وہ ایسے تابع ہوگئی جیسے لگام والا اونٹ اپنے کھینچنے والے کے تابع ہوجاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس آئے اس کی شاخ سے پھر یہ معاملہ ہوا۔ پھر جب

آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان میں ہوئے تو دونوں کو ملا کر فرمایا تم دونوں اللہ کے حکم سے آپس میں جڑ جاؤ تو وہ جڑ گئے۔(سبحان اللہ) (مسلم شریف ص ۴۱۸،ج ۲)

۳...... حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نے حضرت ام سلیمؓ سے کہا میں نے آپ ﷺ کی آواز سنی جو ضعیف تھی میں اس میں بھوک پہچانتا ہوں، کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ حضرت ام سلیمؓ نے کہا جی ہاں پھر حضرت ام سلیمؓ نے جو کی روٹیاں لیں اور دوپٹہ میں ان روٹیوں کو لپیٹا کچھ حصہ میں روٹیاں لپیٹی اور کچھ حصہ کپڑے کا مجھے اوڑھا دیا۔ پھر روٹیوں کو میرے کپڑے کے پیچھے چھپا دیا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ ﷺ کے پاس بھیج دیا............ میں آپ ﷺ کی خدمت میں گیا تو میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا کچھ صحابہؓ بھی ساتھ تھے، میں کھڑا رہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کیا کھانے کے لئے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو۔ آپ ﷺ چلے میں ان سب سے آگے آگے چلا یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوطلحہؓ کو آ کر اس کی خبر دی تو حضرت ابوطلحہؓ نے فرمایا اے ام سلیم حضور ﷺ تو ساتھیوں سمیت آئے ہیں۔ ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں حضرت ام سلیمؓ فرمانے لگیں اللہ ورسولہ اعلم۔(اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں) پھر حضرت ابوطلحہؓ چلے یہاں تک کہ آپ ﷺ سے ملاقات کی تو رسول اللہ کے ساتھ ہو گئے حتیٰ کہ حضرت ام سلیمؓ کے گھر میں دونوں حضرات تشریف لے آئے ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا اے ام سلیمؓ تیرے پاس جو کچھ بھی ہے لے آ۔ ام سلیمؓ وہی روٹیاں لے کر آئیں، پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا اور روٹیوں کے ٹکڑے کئے گئے۔ حضرت ام سلیمؓ نے تھوڑا سا گھی جو ان کے پاس تھا وہ ان روٹیوں پر بکھیر دیا پھر آپ ﷺ نے جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ، دس کو بلایا گیا تو انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ خوب سیر ہو گئے۔ پھر وہ چلے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا دس اور بلاؤ وہ بھی سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا دس اور بلاؤ یہاں تک کہ ان سب صحابہؓ نے کھانا کھا لیا اور خوب سیر ہو گئے اور وہ تقریباً ستر یا اسی آدمی تھے۔ (مسلم شریف ص ۱۷۹،ج ۲)

خطبہ جمعۃ المبارک ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۲۴/جنوری ۲۰۲۰ء کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی کی صدارت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چکوال کے امیر حضرت مولانا مفتی معاذ نے عقیدہ ختم نبوت پر مفصل ومدلل خطاب ارشاد فرمایا۔

مناقب سیدنا حضرت امیر معاویہؓ

مولانا محمد امین

امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین سیدنا امیر معاویہؓ ان جلیل القدر صحابہ کرامؓ میں شامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب، سرکار دو عالم ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کو لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی ہے۔

نام ونسب: آپ کا نام معاویہ: کنیت ابو عبدالرحمٰن: والد کا نام ابوسفیانؓ اور والدہ کا نام ہندہؓ ہے۔

ولادت باسعادت: آپ کی ولادت، بعثت نبوی ﷺ سے پانچ سال قبل ۶۰۸ء میں ہوئی۔ بعثت نبوی کے وقت آپ کی عمر مبارک پانچ سال تھی۔

قبول اسلام: حضرت امیر معاویہؓ صلح حدیبیہ کے بعد ۷ھ میں عمرۃ القضاء سے پہلے ایمان لے آئے تھے، لیکن اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے قبول اسلام کا اعلان کیا۔ اور غزوہ حنین اور طائف میں شرکت فرمائی اور حضور ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا تھا۔

فضائل: نبی اکرم ﷺ نے کئی مواقع پر سیدنا امیر معاویہؓ کے حق میں دعا فرمائی:

۱...... فرمایا: اے اللہ معاویہؓ کو لوگوں کے لئے ہادی اور ہدایت یافتہ بنا دیجئے اور اس کے ذریعے دوسرے لوگوں کو بھی ہدایت عطا فرما دیجئے!

۲...... فرمایا: اے اللہ معاویہؓ کو حساب و کتاب کا علم سکھلا دیجئے اور اسے جہنم کے عذاب سے بچا دیجئے!

۳...... فرمایا اے اللہ معاویہ کا سینہ علم وحکمت سے بھر دیجئے!

کتابت وحی: اسلام لانے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حضرت امیر معاویہؓ کو وحی کے لکھنے پر مقرر فرمایا تھا جیسا کہ ایک طویل حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کے ہاں تشریف فرما تھے، باہر سے کسی نے دروازے پر دستک دی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا دیکھو کون ہے؟ عرض کیا گیا کہ معاویہؓ ہیں۔ فرمایا اسے اندر آنے کی اجازت ہے، معاویہؓ اندر آئے، اس حالت میں کہ ان کے کان پر قلم اٹکا ہوا تھا جس سے وہ لکھتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاویہؓ! یہ تیرے کان پر قلم کیسا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام کے لئے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تجھے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ کی قسم! میں تجھ سے وحی کی کتابت اس بنا پر کراتا ہوں، کہ چھوٹا بڑا کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی

طرف سے وحی کے بعد کیا جاتا ہے۔

اسلام کے لئے آپ کی خدمات: آپ نے اسلام کے لئے ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں جن میں روایت حدیث، مختلف غزوات اور فتوحات میں شرکت اور آپ کے دور خلافت کی مختلف ایجادات شامل ہیں۔

روایت حدیث: آپ نے متعدد حضرات صحابہؓ سے حدیث پاک کو روایت کیا ہے۔ جن میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عثمان بن عفانؓ اور آپ کی ہمشیرہ ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ شامل ہیں۔

غزوات میں شرکت: اسلام لانے کے بعد آپ نے اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کردی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ حنین، غزوہ طائف اور جنگ یرموک میں آپ نے شرکت فرمائی۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لڑی گئی تھی اس میں بھی حضرت امیر معاویہؓ شریک ہوئے۔ بعض (البدایہ والنہایہ) نے کہا ہے کہ آپ مسیلمہ کے قتل میں بھی شریک تھے۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کے زمانہ خلافت میں فتح اردن کے موقع پر سیدنا امیر معاویہؓ مقدمۃ الجیش کے نگران تھے۔ اس کے علاوہ فتح دمشق، فتح قیساریہ، فتح عسقلان، انطاکیہ و دیگر فتوحات میں آپ کا بہت بڑا کردار تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں قسطنطیہ، جزیرہ قبرص، قنسرین کے علاقوں کی فتوحات میں آپ نے شرکت کی۔ جزیرہ قبرص آپ کی سربراہی میں فتح ہوا تھا۔ اس دور میں بحری جنگ کے امیر بھی آپ ہی تھے جس لشکر کے لئے حضور ﷺ نے خوشخبری دی تھی:

حضرت ام حرامؓ فرماتی ہیں کہ: ’’انها سمعت النبی ﷺ یقول اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا قالت: ام حرام یا رسول اللہ انا فیم قال: انت فیهم‘‘ ترجمہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا کہ میری امت میں سے پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا ان کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اس میں سیدنا امیر معاویہ امیر لشکر تھے۔

کابل و بلاد روم و بخارا و دیگر ممالک افریقہ وغیرہ کی فتوحات بھی آپ ہی کے دور خلافت میں ہوئیں۔ آپ کے دورر خلافت میں آدھی سے زیادہ دنیا پر پرچم اسلام سربلند ہوا۔

وفات: مشہور قول کے مطابق آپ کی وفات ۲۲؍رجب ۶۰ ھ میں ہوئی۔ صحابی رسول حضرت ضحاک بن قیسؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور دمشق میں ’’باب الصغیر‘‘ کے مقام پر آپ کی تدفین ہوئی۔

تحفظ ناموس رسالت میں خواتین کا کردار

مولانا محمد ابراہیم ادہمی

جس طرح مردوں نے رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا تھا۔ اسی طرح خواتین اسلام نے بھی عقیدہ ختم نبوت کے لئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ عشق رسول ﷺ کا عملی ثبوت دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ عشق ومحبت کا محور ہیں۔ صحابیاتؓ بھی اپنے محبوب آقا حضرت محمد ﷺ کے ساتھ بے پناہ محبت کرتی تھیں اور آپ ﷺ کے آرام کا بے حد خیال رکھتی تھیں۔ آپ ﷺ کے آرام ودفاع کی خاطر اپنی ذات کی پرواہ نہیں کرتی تھیں۔

ا...... حضرت سیدہ ام عمارہؓ کے بارے میں تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت ام عمارہؓ جن کا نام نسیبہ بنت کعب انصاریہ ہے۔ بہت عظیم خاتون تھی۔ آپ غزوہ خیبر، حنین اور احد میں شریک ہوئیں امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں: احد کے دن میں جس طرف دیکھتا تھا یہ عورت میرا دفاع کررہی ہوتی۔ ام عمارہؓ فرماتی ہیں کہ میں زخمیوں کو پانی پلارہی تھی جب فتح شکست میں تبدیل ہوئی اور جب میں نے حضور ﷺ کو تنہا دیکھا تو میں نے مشکیزے کو ایک طرف رکھ دیا اور قریب ہی پڑے ہوئے شہید کی تلوار اٹھائی اور اپنے آقا ﷺ کے پاس جاکر کھڑی ہوگئی۔ تاکہ دشمن کا کوئی تیر یا ہتھیار آپ ﷺ تک نہ پہنچ سکے۔ جب کوئی قریب آتا تو اس سے بڑی بہادری اور جرأت کے ساتھ مقابلہ کرتی تھیں۔ ابن قیمہ جو رسول اللہ ﷺ کا بڑا سخت دشمن تھا۔ وہ جب سامنے آیا تو اس کے ساتھ بہادری سے نبرد آزما ہوئیں۔ اور اس کو میدان جنگ سے مار بھگایا۔ اس معرکے میں ان کے جسم پر بہت زخم لگے۔ مگر اس کے باوجود سینہ سپر ہوکر جنگ کرتی رہیں۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ام عمارہؓ نے مردوں سے بڑھ کر بہادری دکھائی ہے۔ اتنی بہادری کسی اور میں کہاں۔ پھر رسول کریم ﷺ نے ان کے زخموں پر پٹی باندھی اور دریافت فرمایا کہ تم کیا چاہتی ہو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے لئے دعا فرمائیں کہ آخرت میں بھی آپ ﷺ کے قدموں میں جگہ نصیب ہو۔ جب حضور اکرم ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کہنے لگیں۔ اب دنیا میں مجھے کسی مصیبت کی پرواہ نہیں۔ پھر اپنے زخمی بیٹے کی طرف متوجہ ہوئیں اور اس سے کہا کہ بیٹا! آخر دم تک دشمنوں سے برسرپیکار رہنا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں مرتدین والے جہاد میں ام عمارہؓ شریک ہوئی تھی، جب مسیلمہ کذاب کو اللہ تعالیٰ نے حضرت وحشیؓ کے ہاتھوں قتل کرادیا، تب

واپس لوٹیں۔ انہیں بارہ زخم لگے تھے، یہ زخم صرف اسی ایک جہاد کے تھے۔

۲...... اسود عنسی گستاخ جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ اس کی بیوی مسلمان تھی اور حضرت فیروز دیلمیؓ کی قریبی رشتہ دار تھی اس کے تعاون سے حضرت فیروز دیلمیؓ نے گستاخ اسود عنسی کو جہنم رسید کیا۔ رسول اللہ ﷺ کو وحی کے ذریعے اطلاع ملی اور فرمایا ’’فاز فیروز‘‘ یعنی فیروز کامیاب ہوگیا۔

۳...... ماضی قریب میں بھی رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے خواتین اسلام نے وہ نمایاں قربانیاں سرانجام دی ہیں۔ جوان شاء اللہ قیامت تک زندہ جاوید رہیں گی۔ جب کلکتہ میں ایک ہندو نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی تو پشاور کے دونو جوانوں عبداللہ اور امیر احمد نے اس گستاخ ہندو کو جہنم رسید کیا۔ دونوں گرفتار ہوگئے۔ عدالت نے دونوں کو پھانسی کا حکم دے دیا۔ پھانسی کے وقت آخری ملاقات کے لئے دونوں کی بوڑھی مائیں بھی پشاور سے کلکتہ آئی تھیں۔ پھانسی سے چند لمحات پہلے عبداللہ اور امیر احمد کے چہروں کے رنگ زرد ہوگئے۔ یہ حالت دیکھ کر ان کی غیرت مند مائیں بولی کہ اگر اپنی خوشی سے پھانسی کا پھندہ گلے میں نہیں ڈالا تو ہم اپنا دودھ نہیں بخشیں گی۔ عبداللہ اور امیر احمد بیک زبان بول پڑھے، کہ ہم پھانسی سے نہیں ڈرتے بلکہ رسول مقبول ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور ہاتھ کے اشارے سے ہمیں اپنی طرف بلا رہے ہیں اور ہمیں فکر ہے کہ یہ جلدی ہمیں پھانسی کیوں نہیں دیتے تاکہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے ساتھ جلدی جلدی ملاقات ہوجائے۔

۴...... ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا تاج محمود ؒ فیصل آباد میں تقریر کر رہے تھے کہ دوران تقریر ایک عاشقہ رسول ﷺ مجمع کو چیرتی ہوئی آگے بڑھی اور اپنی گود کے بچے کو منبر کے نزدیک جاکر مولانا تاج محمود کی طرف اچھال دیا اور کہا کہ مولوی صاحب میرے پاس یہی سرمایا ہے۔ اسے سب سے پہلے حضور ﷺ کی عزت وناموس پر قربان کردو۔ یہ کہہ کر وہ عورت الٹے پاؤں باہر کی طرف چل پڑی۔ اس وقت سارا مجمع دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔ خود مولانا تاج محمود ؒ کی آواز گلوگیر ہوگئی تھی اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے انہوں نے فرمایا کہ بی بی سب سے پہلے گولی تاج محمود کے سینے سے گزرے گی پھر میرے اس اکلوتے بیٹے طارق محمود کے سینے سے، پھر اس مجمع کے تمام افراد گولیاں کھائیں گے۔ جب سب قربان ہوجائیں تو اپنے اس بچے کو لے آنا اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کی عزت پر قربان کرنا یہ فرما کر بچہ ماں کے حوالے کیا۔

۵...... ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک عورت اپنے بیٹے کی بارات لے کر دہلی دروازہ لاہور کی جانب آرہی تھی کہ گولیوں کی آواز سنی۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار ﷺ کی عزت وناموس

کے لئے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں۔تو بارات کو معذرت کے ساتھ رخصت کیا۔ بیٹے کو بلا کر کہا بیٹا آج کے دن کے لئے میں نے تمہیں جنا تھا۔ جاؤ! اپنے پیارے آقا ﷺ کی عزت پر قربان ہوکر دودھ بخشوا جاؤ میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری شادی میں رسول اکرم ﷺ کو خصوصی طور پر مدعو کروں گی۔ جاؤ! پروانہ وار شہید ہو جاؤ۔ تاکہ میں فخر کرسکوں کہ میں بھی شہید کی ماں ہوں۔ بیٹا بھی ایسا سعادت مند تھا کہ فوراً اماں کے حکم پر محمد عربی ﷺ کی عزت وناموس پر شہید ہوگیا۔ جب اس کی لاش اٹھائی گئی تو گولی کا کوئی نشان پشت پر نہیں تھا۔

۶...... ایک صبح دھنی رام روڈ لاہور پر واقع ایک مکان کا دروازہ کھلا۔ صبح کا خوش نما موسم تھا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ فوجی گاڑیاں گشت کررہی تھیں۔ کرفیو لگا ہوا تھا کہ عین اس وقت عشق نبوی ﷺ سے معمور نوجوان نے ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ دیر تک فضاء میں ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ مستانہ گونج رہا تھا اسی نعرے کی پاداش میں ان کے سینے پر گولیوں کی بوچھاڑ کردی گئی۔ اسی اثناء میں اس جوان کی ماں بھی آ گئی وہی ماں جو پہلے ایک عام ماں تھی مگر اب وہ ایک شہید کی ماں بن چکی تھی۔ اس نے بڑے سکون ووقار سے اپنے شہید بیٹے کو دیکھا لوگ تعزیت کے لئے آ گئے۔ وہ پرجلال انداز میں بولی لوگو! میرا بیٹا مرا نہیں بلکہ شہید ہے۔ اسے مردہ کہنا خود رب ذوالجلال نے منع کیا ہے۔ جو مبارک باد دینا چاہتے ہیں وہ ٹھہر جائیں اور جو تعزیت وغم کا اظہار کرنے آئے ہیں وہ چلے جائیں کیونکہ میں اب شہید کی ماں ہوں۔ جس طرح جنگ احد میں ماؤں نے اپنے لخت جگر اپنے پیارے نبی ﷺ پر قربان کئے تھے اسی طرح میں بھی ان ہی کے صف میں کھڑی ہوگئی ہوں۔

۷...... مجاہد ختم نبوت شاعر انقلاب حضرت امین گیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں گرفتاری کے بعد میری بوڑھی ماں ملاقات کے لئے جیل آئی، چونکہ طویل عرصہ گزرا تھا اور میں جیل کی تکالیف کی وجہ سے خاصہ کمزور بھی ہوگیا تھا اس لئے جب مجھ پر والدہ کی نظر پڑی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ موقع پر موجود پولیس آفیسر نے جب والدہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو کہا کہ مائی جی آپ رو رہی ہیں اپنے بیٹے کو کہو کہ اس کاغذ پر دستخط کرے اور اسی وقت اس کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ (اس کاغذ پر یہ لکھا ہوا تھا کہ ہم نے تحریک ختم نبوت میں حصہ لے کر غلط کام کیا ہے آئندہ ایسی تحاریک میں حصہ نہیں لیں گے اور جو لوگ اس پر دستخط کر دیتے تھے انہیں رہا کیا جاتا تھا)

والدہ صاحبہ نے جب پولیس آفیسر کی بات سنی تو اپنے آنسو صاف کئے اور جلال میں آ کر فرمایا۔ میرے آنسو تو مادرانہ شفقت کے آنسو ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ میں ختم نبوت کی تحریک میں ان کی شمولیت

پر پشیمان ہوں۔ نہیں! بلکہ خدا کی قسم یہ تو ایک بیٹا ہے پیارے آقا ﷺ کی ختم نبوت کے لئے اگر میرے ہزار بیٹے ہوتے ان کو بھی قربان کردیتی۔ یہ سن کر پولیس آفیسر اپنا سا منہ لے کر رہ گیا اور وہاں سے کھسک گیا۔

انہی ماؤں کے لخت جگر و عاشقان ختم نبوت کے بے پناہ قربانیوں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ۱۹۷۴ء میں سرخرو کیا جب نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کو ختم نبوت زندہ باد کے نعرے پر چناب نگر کے ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے مار مار کر لہولہان کیا پھر اس کے نتیجے میں پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف ملک گیر تحریک شروع ہوگئی قومی اسمبلی سے باہر تحریک کی قیادت محدث العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ، بابائے جمہوریت نوابزادہ نصراللہ خان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین امت جبکہ قومی اسمبلی کے اندر مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر غفور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور خان عبدالولی خان رحمۃ اللہ علیہ کر رہے تھے۔ بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اس وقت کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سمیت اراکین پارلیمنٹ نے متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اور امت مسلمہ کا سو سالہ مسئلہ حل کیا۔ والحمدللہ علی ذالک۔

میں خواتین اسلام سے عاجزانہ اپیل کرتا ہوں کہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خصوصی خیال رکھیں اور بچپن سے ہی عقیدہ ختم نبوت، عشق رسول ﷺ اور عشق صحابہ کرامؓ کا درس دیا کریں۔ تاکہ بچپن ہی سے ان کے دل میں عشق رسول ﷺ کا جذبہ پیدا ہوجائے۔ جب ماں نیک پرہیزگار اور عاشق رسول ﷺ ہو تو ان کی اولاد بھی نیک، فرمانبردار، اطاعت گزار اور رسول اللہ ﷺ کے عاشق ہوں گے اور قادیانی فتنے سمیت تمام فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے پیارے رسول اکرم ﷺ کی عشق و محبت عطا فرمائیں۔ آمین!

نظر کی کمزوری کا علاج

۱......سونف ۲۵ گرام۔ ۲......دھنیا ۱۰ گرام۔ ۳......زیرہ سفید ۲۵ گرام۔ ۴......کالی مرچ ۲۵ گرام۔

۵......اسطخو دوس ۲۵ گرام۔ ۶......مغز بادام ۵۰ گرام۔ ۷......مصری حسب ضرورت۔

تمام چیزوں کو باریک بنا کر سفوف بنالیں صبح و شام ایک ایک چمچہ استعمال کریں ان شاءاللہ ایک سے ڈیڑھ ماہ استعمال کرنے سے عینک اتر جائے گی۔ نیز نماز لازمی پڑھیں۔

رجب المرجب کے فضائل واحکام

مولانا محمد فہیم

رجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے، اس کے لغوی معنی تعظیم اور تکریم کے ہیں۔ عرب کے مشہور قبیلہ مضر میں یہ ایک خاص اہمیت اور عظمت کا حامل تھا۔ اس لئے اسے رجب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ماہِ رجب کے فضائل

رجب اشھر الحرم (حرمت والے مہینے) ذوالقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب میں سے ایک ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ التوبہ دسواں سپارہ آیت نمبر ۳۶ میں کیا ہے:

"منھا اربعۃ حرم" ﴿ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔﴾

اسی طرح بیشتر احادیث مبارکہ میں اس ماہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے جن میں سے چند احادیث یہاں بیان کی جاتی ہیں:

۱...... رجب شھر اللہ وشعبان شھری ورمضان شھر امتی ﴿رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔﴾ (رواہ ابوالفتح فی امالیہ ماثبت بالسنہ ص ۱۲۶)

۲...... فضل رجب علی سائر الشھور کفضل محمد ﷺ علی سائر الانبیاء علیھم السلام وفضل رمضان علی سائر الشھور کفضل اللہ تعالیٰ علی سائر عبادہ۔ ﴿رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی محمد ﷺ کی فضیلت باقی انبیاء کرام علیہم السلام پر ہے اور رمضان شریف کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام بندوں پر ہے۔﴾ (ماثبت بالسنہ ص ۱۲۸)

۳......ان رجب شھر عظیمۃ تضاعف فیہ الحسنات من صام یوما منہ کان کصیام سنۃ. ﴿بیشک رجب عظمت والا مہینہ ہے اس میں نیکیوں کا ثواب دگنا ہوتا ہے جو شخص رجب کا ایک دن روزہ رکھے تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔﴾ (ماثبت بالسنہ ص ۱۲۶)

ماہِ رجب کے احکام

سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۳۶ کی تشریح کے تحت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ

لکھتے ہیں کہ:''ساتھ ہی اس جملے میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ان حرمت والے مہینوں میں اللہ تعالی کی زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے اوران مہینوں میں گناہوں سے بچنے کی فکر اور دنوں سے زیادہ کرنی چاہئے۔'' (آسان ترجمہ قرآن ص۴۸۳) اس مہینے میں روزہ رکھنا بہت بڑا ثواب ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے

رجب ایک عظیم الشان مہینہ ہے اس میں اللہ تعالی نیکیوں کو دگنا کرتا ہے جو آدمی رجب کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہیں اور جو کوئی رجب کے سات دن کے روزے رکھے تو اس پر دوزخ کے سات دروازے بند کئے جائیں گے اور جو کوئی اس کے آٹھ دن روزے رکھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھولے جائیں گیا ور جو آدمی رجب کے دس روزے رکھے تو اللہ تعالٰی سے جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا اور جو کوئی رجب کے پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ تیرے گذشتہ گناہ معاف ہوگئے ہیں اوراب نئے سرے سے عمل شروع کر اور جو زیادہ روزے رکھے گا اسے اللہ تعالٰی زیادہ دے گا۔ (ما ثبت بالسنہ ص،۱۲۶)

اللہ تعالٰی ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

کچھ تلخ حقائق

☆...... مسجد بھی کیا عجیب جگہ ہے۔جہاں غریب باہر اور امیر اندر بھیک مانگتا ہے۔

☆...... بارات میں دولہا پیچھے اور دنیا آگے چلتی ہے جبکہ جنازہ میں میت آگے اور دنیا پیچھے چلتی ہے۔ یعنی دنیا خوشی میں آگے اور غم میں پیچھے ہو جاتی ہے۔

☆...... عمر بھر بوجھ ایک کیل نے اٹھایا اور لوگ تعریف تصویر کی کرتے رہے۔

☆...... پازیب ہزاروں روپے میں آتی ہے، پر پیروں میں پہنی جاتی ہے اور بندیا ایک روپے میں آتی ہے مگر پیشانی پر سجائی جاتی ہے۔اس لئے قیمت معنی نہیں رکھتی، قسمت معنی رکھتی ہے۔

☆...... نیم کی طرح کڑوا علم دینے والا ہی سچا دوست ہوتا ہے، میٹھی بات کرنے والے تو چاپلوس بھی ہوتے ہیں۔تاریخ گواہ ہے کہ آج تک نیم میں کبھی کیڑے نہیں پڑے اور مٹھائی میں تو اکثر کیڑے پڑ جایا کرتے ہیں۔اچھے راستے پر کم لوگ چلتے ہیں لیکن برے راستے پر اکثریت چلتی ہے۔

☆...... شراب بیچنے والا کہیں نہیں جاتا، مگر دودھ بیچنے والے کو گھر گھر اور گلی کوچے بھٹکنا پڑتا ہے۔

معراج النبی ﷺ

مولانا محمد عثمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلامن المسجد الحرام الی المسجدالاقصی الذی بٰرکنا حولہ لنریہ من اٰیتنا انہ ھوالسمیع البصیر۔

﴿ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات ہی رات میں سیر کرائی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اردگرد ہم نے برکت دے رکھی ہے۔ اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں، بے شک وہ اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔﴾

آپ ﷺ کے بے شمار معجزات ہیں ان میں سے ایک معجزہ واقعہ معراج آسمانی بھی ہے جو صرف اور صرف میرے پیارے محبوب خاتم النبیین ﷺ کو ہی حاصل ہوا ہے۔ سابقہ انبیاء میں سے کسی نبی کو بھی یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو اسراء اور معراج کی کرامت اور عزت سے سرفراز فرمایا اور ایک ہی رات میں تمام آسمانوں کی سیر کرائی اور آیات کبریٰ کا مشاہدہ کرایا اور صبر جمیل پر جس چیز کی خیر و برکت کا وعدہ فرمایا تھا، وہ پورا کر دیا۔ اور اپنے قرب خاص سے آپ ﷺ کو نوازا۔

چونکہ ایک رات میں عروج ونزول اور سیر آسمانی خداوند کریم کی قدرت کا عجیب کرشمہ تھا، اس لئے اس کو تسبیح سے شروع فرمایا گیا تاکہ کوئی ملحد اور زندیق اس سیر آسمانی کو قدرت خداوندی سے خارج نہ سمجھے۔

چنانچہ آپ ﷺ اس رات حضرت ام ہانیؓ کے گھر تشریف فرما تھے۔ حضرت جبرئیل امین اپنے فرشتوں کی جماعت کے ہمراہ تشریف لائے آپ ﷺ کو حضرت ام ہانیؓ کے گھر سے مسجد حرام میں لے گئے وہاں آپ کا سینہ مبارک شق کیا اور قلب مبارک کو زمزم کے پانی سے دھو کر دوبارہ اپنے مقام پر رکھا اور پھر آپ ﷺ کو براق پر سوار کر کے بیت المقدس لے گئے۔ آپ ﷺ براق سے اترے جبرئیل امین نے براق کو ایک پتھر سے باندھا اور مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کرامؑ آپ ﷺ کے منتظر تھے۔ آسمان سے کچھ فرشتے بھی نازل ہوئے تھے اور سب صف بستہ تھے۔ حضرت جبرئیل امین نے حضور ﷺ کو امامت کے لئے آگے بڑھایا اور آپ ﷺ نے تمام انبیاء کرامؑ کی امامت کرائی۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ختم الانبیاء ہیں۔

پھر پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے

ملاقات ہوئی، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور ساتویں اور آخری آسمان پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے ملاقات ہوئی۔

بعدازاں آپ ﷺ بیت معمور میں تشریف فرما ہوئے جو قبلہ ملائکہ ہے۔ جہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے ہیں۔ جو فرشتے ایک مرتبہ طواف کرلیں قیامت کی صبح تک دوبارہ ان کی باری نہیں آئے گی۔ آپ نے وہاں نماز پڑھی اور پھر حضرت جبرئیل امین آپ کو لے کر سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے کر چلے۔ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب جنت کی سیر کرائی گئی اور اسی مقام پر آپ کو حوض کوثر کی سیر بھی کرائی گئی۔ قیامت کے دن آپ ﷺ اپنی امت کے نیک لوگوں کو اس کا پانی پلائیں گے۔

پھر اس کے بعد جہنم دکھلائی گئی۔ جہاں آپ نے اللہ جل شانہ کے قہر اور غضب کا مشاہدہ فرمایا۔ پھر ایک تخت لایا گیا۔ جس پر آپ تشریف فرما ہو کر بارگاہ قدس اور مقام قدس میں عرش کے قریب پہنچے۔ مقام قرب میں حق تعالیٰ نے آپ کو تحفہ میں پچاس نمازیں دی واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ سے دوبارہ بارگاہ خداوندی میں واپس گئے اور تخفیف پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں، بعدازاں آسمانوں سے بیت المقدس میں واپسی ہوئی۔ حسب مطابق براق پر واپس مکہ تشریف لائے اور صبح کی نماز کے بعد قریش کو اپنے سفر بیت المقدس اور عروج آسمانی کی خبر دی۔ آپ کو ماننے والوں نے بغیر دلیل کے مانا اور نہ ماننے والوں نے انکار کیا اور آج تک کرتے چلے آرہے ہیں۔

معراج کا مسئلہ اسلام میں ایک عظیم الشان مسئلہ ہے جو آیات قرآنیہ اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے جس پر ایمان لانا واجب ہے۔ مگر مرزائے قادیان اپنی خودغرضی کی وجہ سے اس معجزہ سے انکار کرتا ہے اور طرح طرح سے معراج جسمانی کے ماننے سے پہلوتہی کرتا ہے۔

چونکہ مرزا قادیانی کو یہ ڈر تھا کہ اگر معراج جسمانی ثابت ہوجائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر جانا اور آسمان سے اترنا ثابت ہوجائے گا۔ رفع جسمانی اور نزول جسمانی دونوں ہم شکل ہیں۔ اس لئے مرزا قادیانی کبھی تو معراج جسمانی کا انکار کردیتا اور کہتا کہ ایک جسم عنصری کا آسمان پر جانا عقلاً ونقلاً محال ہے۔ کوئی زندہ شخص آسمان پر جا ہی نہیں سکتا اور کبھی کہتا کہ واقعہ معراج بیداری کا واقعہ نہ تھا۔ بلکہ ایک خواب تھا اور کبھی کہتا کہ واقعہ معراج ایک کشف تھا۔ مرزا قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام ص ۴۷، خزائن جلد۳ میں کہتا ہے کہ: ’’معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے‘‘ اس کا یہ انکار اس کے کفر کو اور پکا کردیتا ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ کی تصنیفات

مولانا اللہ وسایا

قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ کی سوانح پر حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی ؒ کی والہانہ تصنیف ’’سوانح قاسمی‘‘ تین جلدوں میں ہے۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے حضرت نانوتوی ؒ کی سوانح ’’الامام الکبیر‘‘ کے نام سے لکھی سرسری فہرست پر نظر ڈالنے سے مجھے حضرت نانوتوی ؒ کی تالیفات کی مکمل فہرست دونوں کتابوں میں نظر نہ آئی۔ البتہ حضرت مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی نے ’’احوال وآثار وباقیات ومتعلقات قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ‘‘ کے نام سے ایک مجلّہ صحیفہ نورکاندھلہ کا سالانہ شائع کیا۔ جسے پاکستان میں حضرت قبلہ سید نفیس الحسینی ؒ کی توجہ خاص سے مکتبہ سید احمد شہید ؒ لاہور نے دسمبر ۲۰۰۰ء میں شائع کیا تھا۔ اس میں حضرت نانوتوی ؒ کی تالیفات کی جامع فہرست موجود ہے۔ حضرت نانوتوی ؒ نے قرآن مجید اور ایک حمائل شریف بمع ترجمہ موضح القرآن کی تصحیح فرمائی تھی۔ یہ دونوں مکتبہ مجتبائی دہلی سے شائع ہوئے۔ اور یہ حضرت مرحوم کی زندگی میں شائع ہوئے تھے۔ حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری ؒ وشارح بخاری نے بخاری شریف کے ۲۷ پاروں کے حواشی لکھے۔ آخری تین پاروں کے حواشی اور تمام کتاب کی تصحیح کا کام حضرت نانوتوی ؒ نے سرانجام دیا۔ اس زمانہ سے آج تک یہ برابر بخاری شریف کے حواشی نور محمد اصح المطابع کراچی کا مطبوعہ عام مل جاتا ہے۔ حضرت نانوتوی ؒ کی تالیفات کی فہرست مطالعہ فرمائیں:

۱...... آب حیات: پہلا ایڈیشن مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۲۹۸ھ میں دوسو چونسٹھ صفحات پر شائع ہوا تھا۔ چوتھا ایڈیشن مطبع قدیمی دہلی ۱۳۵۵ھ صفحات ۲۰۰۔

۲...... اجوبہ اربعین: پہلا ایڈیشن مطبع خیالی میرٹھ ۱۲۹۱ھ میں ۲۱۰ صفحات۔ اور تیسرا ایڈیشن مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ۱۴۰۲ھ میں ۳۹۳ صفحات۔

۳...... الاجوبۃ الکاملۃ فی اسولۃ الخاملۃ: پہلا ایڈیشن مجتبائی دہلی ۱۳۲۲ھ میں ۴۴ صفحات۔ دوسرا ایڈیشن مطبع گلشن احمدی مراد آباد بلغیرسن۔ ۴۸ صفحات۔ یہ ادارہ گلستان اہل سنت سرگودھا سے بھی چھپی ہے۔

۴...... الدلیل المحکم علی قراء الفاتحہ للموتم: پہلا ایڈیشن ۱۳۰۲ھ میں مراد آباد۔ تیسرا ایڈیشن مطبع قاسمی دیوبند ۱۹ صفحات۔

۵...... توثیق الکلام فی الانصات خلف الامام: مطبع ہاشمی میرٹھ ایڈیشن اول ۱۳۰۲ھ ۱۶ صفحات اس کی تیسری اشاعت مراد آباد سے ہوئی۔ اس کے آخر میں ایک فتویٰ غیر مسلم کے ذبح کئے گوشت کا حکم بھی شامل تھا۔ اس کا چوتھا ایڈیشن سہارنپور مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فرمائش پر ۲۴ صفحات پر شائع ہوا۔ (مولانا سید احمد پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے الدلیل المحکم اور توثیق الکلام دونوں ایک ہیں۔ اور یہ ایک مکتوب ہے۔ البتہ توثیق الکلام میں چند سطریں دو مقامات پر زائد ہیں اور ایک مقام پر ایک سطر الدلیل المحکم میں زائد ہے۔ ان دونوں کی مشترکہ شرح ''کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے'' کے نام سے مولانا سعید احمد پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔ مکتبہ وحیدیہ دیوبند سے ۱۳۹۷ھ میں شائع ہوئی صفحات ۱۳۲ یہ کتاب کراچی مکتبہ قرآن والوں نے بھی شائع کی۔

۶...... اسرار قرآنی: طبع گلزار احمد مراد آباد اول ایڈیشن ۱۳۰۴ھ صفحات ۳۱۔ ایڈیشن پنجم کتب خانہ امدادیہ ۱۹۵۲ء میں صفحات ۱۶۔

۷...... انتباہ المومنین: ایڈیشن اول مطبع احمدی ۱۲۸۴ھ میں صفحات ۲۴۔ ایڈیشن سوم مطبع دہلی ۱۳۳۰ھ میں صفحات ۱۶۔

۸...... انتصار الاسلام: ایڈیشن اول اکمل المطابع ۱۲۹۸ھ صفحات ۵۶۔ ایڈیشن ششم (باضافہ عنوانات از مولانا سید محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ) مطبع قاسمی دیوبند۔ ۱۳۲۸ھ میں ۹۶ صفحات یہ کتاب ''اسلام اور ہندومت'' کے نام پر ادارہ اسلامیات لاہور نے شائع کی ہے۔

۹...... تحذیر الناس: ایڈیشن اول مطبع صدیقی بریلی تقریباً ۱۲۹۱ھ ۴۸ صفحات۔ ایڈیشن ششم توضیح بعض عبارات از مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ۔ مکی مسجد گوجرانوالہ صفحات ۱۲۸۔ گیارہ ایڈیشنوں کا تذکرہ مولانا نور الحسن راشد نے لکھا ہے۔ یہ دارالاشاعت کراچی نے بھی شائع کیا۔ اس میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ۶ صفحات کا تکملہ بھی ہے۔

۱۰...... تحفہ لحمیہ: ایڈیشن اول مطبع صدیقی بریلی بغیر سن ۱۴ صفحات۔ ایڈیشن ہشتم کتب خانہ اعزازیہ بلا سن ۱۲ صفحات۔

۱۱...... تصفیۃ العقائد: مطبع ہاشمی میرٹھ ۱۲۹۸ھ صفحات ۳۶۔ اس میں تین مکتوب ہیں۔ ایڈیشن چہارم بہ اہتمام مولانا ظہور الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کتب خانہ امداد الغرباء ۱۳۵۳ھ ۳۲ صفحات اس میں دو مکتوب ہیں تیسرا مکتوب اس نسخہ میں نہیں۔ ایڈیشن ششم تصحیح مولانا عبدالرحمٰن مطبع مجتبائی دہلی بلا سن۔ صفحات ۴۰۔ یہ دارالاشاعت کراچی نے بھی شائع کیا۔

۱۲...... تقریر دلپذیر: ایڈیشن اول تصحیح مولانا فخر الحسن رحمۃ اللہ علیہ مطبع احمدی دہلی ۱۲۹۹ھ ۲۷۲ صفحات۔ ایڈیشن چہارم (اضافہ عنوانات مولانا سید محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ) مطبع قاسمی دیوبند ۱۳۴۶ھ۔ ۳۲۸ صفحات۔ ایڈیشن ششم مقابلہ وتصحیح مولانا عبدالرشید بستوی۔ شیخ الہند اکیڈمی دیوبند ۱۴۱۷ھ ۴۰۵ صفحات۔

۱۳...... تقریر ابطال جزو لایتجزی: کسی سامع سے سن کر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قلم بند کیا۔ جو صدر المجتبائی دہلی کے حاشیہ پر شائع ہوئی۔ (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۳۷۲)

۱۴...... جواب ترکی بہ ترکی: ایڈیشن اول مطبع ہاشمی میرٹھ، صفحات ۶۰، ایڈیشن ۲ مطبع قاسمی دیوبند۔

۱۵...... براہین قاسمیہ، توضیح جواب ترکی بہ ترکی: ایڈیشن اول نیشنل پریس دیوبند ۱۳۸۴ھ۔ صفحات ۱۰۶۔ ایڈیشن نمبر ۲ ناشر مجلس معارف القرآن دیوبند ۱۳۸۷ھ صفحات ۱۵۹۔

۱۶...... حجۃ الاسلام: ایڈیشن اول مطبع احمدی علی گڑھ ۱۳۰۰ھ میں صفحات ۴۷۔ ایڈیشن ۸ مجمع معارف القرآن دیوبند۔ مقدمہ شیخ الہند، تشریح مولانا اشتیاق احمد صفحات ۱۷۲ (اس کا علیحدہ تکملہ بھی شائع ہوا)

۱۷...... الحق الصریح: تصحیح مولانا محمد حسن مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ مطبع عین الاخیار مرادآباد صفحات ۲۲۔

۱۸...... قبلہ نما: ایڈیشن اول۔ مطبع اکمل المطابع دہلی ۱۲۹۸ھ صفحات ۱۳۵۔ ایڈیشن ۷ مولوی سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند صفحات ۱۰۴۔ یہ کراچی سے بھی کسی نے شائع کی ہے۔

۱۹...... قصائد قاسمی: ایڈیشن اول مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۹ھ صفحات ۲۴۔ ایڈیشن ۳ قصائد مع شجرہ منظوم چشتیہ صابریہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۳۰۶ھ۔

۲۰...... گفتگوئے مذہبی: ایڈیشن اول مطبع خیالی میرٹھ ۱۲۹۳ھ صفحات ۴۲۔ ایڈیشن ہشتم باہتمام مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحات ۴۰ (اس کا نام میلہ خدا شناسی بھی ہے اس نام سے دارالاشاعت کراچی نے شائع کیا)

۲۱...... مباحثہ شاہجہان پور: حسب الامر مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ ومولوی فخر الحسن رحمۃ اللہ علیہ مطبع احمدی دہلی ۱۲۹۹ھ صفحات ۹۶۔ پانچواں ایڈیشن مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصحیح سے اور چھٹا ایڈیشن کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے صفحات ۸۸ پر شائع ہوا۔ (یہ دارالاشاعت کراچی سے بھی شائع ہوا)

۲۲...... مصابیح التراویح: پہلا ایڈیشن مولانا محمود حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ مطبع خیالی میرٹھ ۱۲۹۰ھ صفحات ۱۰۷۔ دوسرا ایڈیشن ادارہ اشاعت دارالعلوم دیوبند صفحات ۱۱۲ پر شائع ہوا۔ (اس کا ترجمہ مولانا عبدالحفیظ بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔ رجب وشعبان ۱۳۶۸ھ وغیرہ میں ماہنامہ دارالعلوم دیوبند میں شائع ہوا۔ اس کتاب کا انوار المصابیح کے نام سے مولانا اشتیاق احمد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ترجمہ کیا ہے)

۲۳...... مناظرہ عجیبہ: پہلا ایڈیشن تصحیح مولوی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ گلزار مراد آباد صفحات ۱۰۶ اور دوسرا ایڈیشن مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصحیح سے ۱۰۴ صفحات پر ہلال سٹیم پریس سادھوڑی سے شائع ہوا۔

۲۴...... ہدیۃ الشیعہ: پہلا ایڈیشن مطبع ہاشمی میرٹھ ۱۲۸۴ھ ۳۶۲ صفحات۔ پاکستان میں ۴ بار شائع ہوئی ہے۔

۲۵...... جمال قاسمی عرف مکتوبات قاسمی: مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۳۰۹ھ صفحات ۱۶۔ پانچواں ایڈیشن کتب خانہ اشرفیہ دیوبند ۱۹۴۹ء میں ۱۶ صفحات پر شائع ہوا۔ (اس میں دو مکتوب ہیں جو مولانا محمد جمال الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ پہلا مکتوب وحدۃ الوجود پر ص ۱ تا ۹ پر ہے۔ دوسرا مکتوب سماع موتی پر ہے۔ جو ص ۹ سے ۱۶ تک ہے)

۲۶...... فوائد قاسمیہ: یہ بھی مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ پہلا ایڈیشن میرٹھ مطبع ہاشمی ۱۳۰۴ھ صفحات ۶۰۔ چوتھا ایڈیشن کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ۵۶ صفحات پر شائع ہوا۔ (اس فیوض قاسمیہ کے مکتوب نمبر ۶ بنام میر محمد صادق مدراس بجواب استفتاء مولوی عبدالسلام بنام احکام جمعہ صفحات ۲۴، رام پریس میرٹھ ۱۳۴۲ھ میں بھی شائع ہوا)

۲۸...... قاسم العلوم: (مجموعہ افادات ومکتوبات) مرتبہ منشی ممتاز علی دہلوی۔

اس قاسم العلوم کے چار نمبر شائع ہوئے۔

قاسم العلوم نمبر ۱	مکتوب نمبر ۱	صفحات ۸
// //	// ۲	// ۴۶
قاسم العلوم نمبر ۲	مکتوب نمبر ۳	// ۴۵
// //	// ۴	// ۱۰
// //	// ۵	// ۳۲
قاسم العلوم نمبر ۳	// ۶	// ۷
// //	// ۷	// ۳۲
// //	// ۸	// ۳۵
قاسم العلوم نمبر ۴	// ۹	// ۱۷
// //	// ۱۰	// ۱۹
// //	// ۱۱	// ۷

اس مجموعہ پر مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی نے یہ نوٹ لگایا ہے۔

(حضرت مولانا نانوتوی ؒ کی مکتوبات وافادات کا سب سے بڑا اور اہم ترین مجموعہ قاسم العلوم ہے۔ حضرت مولانا کے علوم وافکار کی شرح وتفہیم کے لئے غالباً سب سے زیادہ اسی پر اعتماد ہوا ہے اور علوم قاسمی کے تذکرے میں بیشتر اسی کے حوالے ملتے ہیں اور اس میں شامل بعض مکتوبات کتابی صورت میں علیحدہ بھی چھپے ہیں اور ان کے اردو ترجمے بھی ہوئے ہیں۔ آخر میں مولانا نورالحسن شیرکوٹی نے قاسم العلوم کے مکمل نسخہ کے ترجمہ کا ارادہ کیا تھا، مولانا کی یہ کاوش انوارالنجوم کے نام سے چھپی ہے مگر انوارالنجوم سے استفادہ کے وقت دو باتوں کا خیال ضروری ہے۔

الف...... ترجمہ میں شامل مکتوبات کی ترتیب قاسم العلوم کی ترتیب کے مطابق نہیں، مترجم نے مکتوبات آگے پیچھے کردیئے ہیں۔

ب...... ترجمہ بھی اصل کے شایان شان نہیں۔کئی موقعوں پر تو مترجم حضرت مصنف کی منشاء غالباً سمجھے نہیں اور بہت سی جگہ یہ ہوا ہے کہ ترجمہ میں اصل الفاظ یا وہ خاص لفظ یا فقرہ جو نسبتاً مشکل اور دقیق تھا جوں کا توں نقل کردیا ہے۔اس لئے اصل کتاب کے مضامین ومندرجات سے استفادہ کے لئے اس ترجمہ پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔)

ج...... نیز انوارالنجوم کی طباعت کے بعد چند مکتوبات کا انوارالنجوم میں شامل ترجمہ علیحدہ کتابی صورت میں بھی شائع ہوا ہے۔تفصیل یہ ہے۔

انوارالنجوم (ترجمہ اردو، قاسم العلوم)

۱......مترجم پروفیسر انوارالحسن مطبع ناشران قرآن لاہور۔سن طباعت ۱۳۹۴ھ صفحات ۵۶۰۔

قاسم العلوم مع اردو ترجمہ انوارالنجوم (طبع دوم) مطبع ناشران قرآن لاہور، صفحات ۷۳۵۔

شہادت امام حسین

(یہ انوارالنجوم کا ایک حصہ ہے جو قاضی مظہر حسین ؒ کے مقدمہ کے اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے) ناشر تحریک اہل سنت والجماعت لاہور ۱۴۰۱ھ، صفحات ۹۷

۲...... تخلیق کائنات سے پہلے اللہ کہاں تھا؟

(شرح حدیث ابی رزین این کان ربنا قبل ان یخلق الخلق) جو انوارالنجوم ترجمہ قاسم العلوم سے لیا گیا ہے۔اور قاسم العلوم میں درج ایک خط کا ترجمہ ہے۔تسہیل وتوضیح از مولانا عزیز الرحمٰن مکتبہ حسینیہ، گوجرانوالہ، محرم ۱۴۱۳ھ، صفحات ۱۷۶

۲۹...... لطائف قاسمیہ: ایڈیشن اول مولوی عبدالاحد مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۹ھ صفحات ۲۸۔

۳۰...... مکتوبات قاسمیہ: ایڈیشن اول دوم کتب خانہ قاسمی دیوبند ۱۶صفحات۔ (مکتوبات قاسمی مولانا عبدالغنی پھلاودی کی تحقیق سے شائع ہوا۔ مولانا نورالحسن راشد نے اس کا عکس اپنے مقدمہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جو ان کی کتاب کے ص ۴۳۷ سے ص ۵۰۰ پر مطبوعہ ہے۔

۳۱...... اسرار الطہارۃ: حضرت قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کیا مطبع قاسمی دیوبند صفحات ۲۰ پر (مولانا ارشد کی حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر کتاب کے ص ۵۰۱ سے ۵۱۶ پر مطبوعہ ہے۔)

۳۲...... روئیداد چندہ بلقان بمع ضمیمہ: بہ سرپرستی حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس کی مکمل سرگزشت وخطوط حضرت نانوتوی، مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی نے اپنی کتاب ’’احوال وآثار‘‘ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ص ۸۹ سے ص ۱۵۴ تک شائع کردی ہے۔

۳۳...... حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح پر پہلی تصنیف مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ ’’تذکرہ یا حالات طیب‘‘ جو مولانا نورالحسن کی مذکورہ بالا کتاب ص ۱۵۶ سے ۲۳۲ پر شائع شدہ ہے حضرت مولانا یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب پر اپنی اسی کتاب میں مولانا نورالحسن راشد نے حواشی بھی لکھے جو ساتھ ساتھ صفحہ بہ صفحہ اپنے مقام میں چل رہے ہیں۔

۳۴...... حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر حضرت حاجی امداداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط: مولانا نورالحسن راشد کی کتاب کے ص ۲۴۳ سے ۲۵۲ پر اصل اور ترجمہ شائع شدہ ہیں۔

۳۵...... حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ خطوط اور ان کا ترجمہ: مولانا نورالحسن راشد کی مذکورہ کتاب کے ص ۲۵۷ سے ۳۵۴ پر موجود ہیں۔ ضرورت کے تحت عمدہ وجاندار حواشی وتعارف بھی مولانا راشد نے لکھا ہے۔

۳۶...... مباحثہ رڑکی کے چند گم شدہ اوراق: اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی دیانند سرسوتی سے خط وکتابت مولانا راشد کی اسی کتاب کے ص ۳۴۳ سے ص ۴۳۹ تک کی تفصیل موجود ہے۔ (راشد کاندھلوی کا کہنا ہے کہ انتصار الاسلام کا دوسرا حصہ قبلہ نما ہے۔ اس کی تفصیلات اور قبلہ نما کے چند گم شدہ اوراق کی تفصیل کے لئے مذکور صفحات کا مطالعہ کیا جائے۔)

۳۷...... تنویر النبراس علی من انکر تحذیر الناس: حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب پہلی بار مولانا محمد اسحٰق صاحب نے پاکستان سے شائع کی۔ مکتبہ اہل سنت چک نمبر ۸۷ سرگودھا (حضرت گھمن صاحب کے ذریعہ رابطہ کیا جاسکتا ہے۔)

۳۸...... نادر افادات حضرت نانوتوی ؒ: مولانا نار اشد کی کتاب ص ۶۷۷ سے ۶۸۴ پر مطبوع ہیں۔

۳۹...... فرائد قاسمیہ: کے نام سے مولانا عبدالغنی پھلاودی ؒ نے حضرت نانوتوی ؒ کے مکتوبات کا ایک مجموعہ شائع کیا۔ اس میں ایک خط لکھا ”دینی تعلیم کی اجرت کے متعلق ہے“ جو مولانا راشد صاحب کی کتاب کے ص ۶۵۸ سے ۶۷۸ پر مطبوعہ ہے۔

(حضرت کے خطوط پر کام کے لئے مولانا راشد کی تجاویز ان کی کتاب میں پڑھنے کی چیز ہے۔)

نیک بہو کا سبق آموز واقعہ

میں ایک جاننے والے کے گھر گیا تو وہاں ایک بڑا سبق آموز قصہ رونما ہوا جو آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان کے ڈرائینگ روم میں جا کر بیٹھا تو کچن ڈرائینگ روم کے ساتھ اٹیچ تھا جس کی وجہ سے کچن میں ہونے والی گفتگو کو تھوڑا غور کرنے سے سنا جا سکتا تھا۔ دو خواتین گفتگو کر رہی تھیں جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ یہ دونوں اس گھر کی دلہنیں ہیں۔ ان دونوں کی گفتگو نے مجھے ایک بہت بڑا سبق سکھایا۔ ایک خاتون دوسری سے کہہ رہی تھی کہ: ”تم پر کتنا ظلم ہوتا ہے۔ سارا دن تم سے گھر کے کام کرواتے رہتے ہیں۔ ہر کوئی تمہیں نوکری کی طرح سمجھتا ہے۔ شائد اس لئے کہ تم مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی ہو۔ مجھے دیکھو! گھر میں سارا دن رانیوں کی طرح راج کرتی ہوں۔ کوئی مجھے کچھ نہیں کہتا۔ جس کو کام ہوتا ہے وہ تمہیں کہتا ہے۔ تمہیں ان لوگوں نے گھر کی نوکرانی بنا رکھا ہے۔ تم یہ سب اپنے شوہر کو کیوں نہیں بتاتی۔

دوسری خاتون نے انتہائی خوبصورت جواب دیا۔ اس نے کہا: مجھے اس بات پر فخر ہے کہ گھر کے افراد ہر کام کے لئے میرا انتخاب کرتے ہیں۔ کیونکہ مجھے ان کے کام کرنے سے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ جب میں اس گھر کے کاموں کو اپنا سمجھ کر کرتی ہوں تو مجھے تھکن محسوس نہیں ہوتی۔ جب میرا شوہر گھر آتا ہے تو وہ گھر کے ہر فرد سے میرے لئے تعریفی کلمات سنتا ہے تو مجھ سے خوش ہو جاتا ہے۔ میرے شوہر کے چہرے پر آنے والی وہ خوشی میرے دن بھر کی تھکن کو پل بھر میں ختم کر دیتی ہے۔ پھر میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ میں اپنے شوہر کی نافرمانی اور ناراضگی سے محفوظ ہوں۔ باقی رہی مڈل کلاس کی بات تو اللہ کے نزدیک ان کلاسسز کی کوئی اہمیت نہیں۔ وہ اپنے بندے کو تقویٰ کی بنیاد پر پرکھتا ہے۔ اس لئے میں اپنے شوہر کی نافرمان ہو کر اپنے رب کو ناراض نہیں کرنا چاہتی۔ اس کے لئے چاہے مجھے کوئی بھی قربانی دینی پڑے۔ اس نیک بخت خاتون کی باتیں سنی تو یقین ہو گیا کہ لازماً اس خاتون کی تربیت کے پیچھے کسی عظیم خاتون کا ہاتھ ہے جس نے اپنی بیٹی کو ایسے اعلیٰ اخلاق سے مزین کیا۔

واٹس ایپ وغیرہ میں قرآنی آیات واحادیث لکھنے کا شرعی حکم

مولانا میر لعل اختر مہر سومرانوی

سوال: موبائل کے ذریعہ فیس بک، میسنجر، ٹیوٹر اور واٹس ایپ وغیرہ میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ لکھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ اس کا مدلل اور شافی جواب ملاحظہ فرمائیں۔

جواب: دین کی نشر واشاعت، تذکیر اور نصیحت کی غرض سے آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ مبارکہ، اور دینی پیغام بھیجنا فی نفسہ جائز ہے، تاہم اس میں دو باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے:

(۱) مذکورہ پیغامات معتبر اور مستند ہوں، کیوں کہ آج کل دین کے نام پر لاشعوری میں لوگ غلط باتیں بھی پھیلاتے رہتے ہیں، اس لئے تحقیق اور تسلی کے بغیر مذکورہ پیغامات نہ بھیجے جائیں، خاص کر جب وہ قرآنِ مجید یا حدیثِ مبارکہ کی طرف منسوب ہوں۔

(۲) قرآن مجید کی آیات کو اس کے عربی رسم الخط (رسم عثمانی) میں لکھا جائے، اس لئے کہ قرآنِ کریم کی کتابت میں رسم عثمانی (جو کہ عام قرآن کا رسم الخط ہے) کی اتباع واجب ہے، لہٰذا کسی اور رسم الخط میں قرآنی آیت لکھ کر پیغام بھیجنا جائز نہیں ہے، البتہ ترجمہ لکھ کر بھیجا جا سکتا ہے۔

نیز میسج میں قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور اسلامی کلمات موصول ہوں تو ان کو پڑھنے کے بعد یا ان سے نصیحت حاصل کرنے کے بعد اگر ان کو مٹانے (ڈیلیٹ کرنے) کی ضرورت درپیش ہو تو اس کو مٹانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ فقہاء کرام نے ضرورت کی صورت میں کاغذ پر سے قرآنی آیات اور احادیث کو مٹانے کی اجازت دی ہے، لہٰذا اس طرح کے پیغامات کو ڈیلیٹ کرنے کی بطریق اولیٰ گنجائش ہے۔ باقی اس طرح کے پیغامات اگر صحیح اور مستند ہوں تو بہتر یہ ہے کہ انہیں پڑھنے سے پہلے ختم نہ کیا جائے، اس لئے کہ اس میں صورۃً اعراض پایا جاتا ہے، لہٰذا بلا عذر پڑھنے سے پہلے ڈیلیٹ نہیں کرنا چاہئے۔

فتاویٰ شامی میں ہے: ”الکتب التی لاینتفع بها یمحی عنها اسم الله وملآئکته ورسله ویحرق الباقی“ (کتاب الحظر والاباحۃ ج۶، ۴۲۲ طبع: سعید)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ولو محا لوحاً کتب فیه القرآن واستعمله فی امر الدنیا یجوز“ (الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلۃ والمصحف وما کتب فیه شیء من القرآن ج۵، ۳۲۲، طبع رشیدیہ) فقط واللہ اعلم بالصواب!!

آہنگ بازگشت سے پانچ اقتباس

مولانا اللہ وسایا

معروف صحافی ودانشور جناب سعید احمد صاحب پہلے دہلی پھر کراچی ولاہور مختلف انگلش اخبارات دی ڈان، دی پاکستان ٹائمز وغیرہ میں عرصہ تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔انہوں نے اپنی سرگزشت ’’آہنگ بازگشت‘‘ کے نام پر تحریر کی جو اردو ادب میں بلاشبہ ایک وقیع آپ بیتی کا مقام رکھتی ہے۔اس کے پانچ اقتباسات ملاحظہ ہوں:

دہلی کا قادیانی جلسہ

’’دلی کے ریلوے اسٹیشن کے سامنے جو وسیع چمنستان تھا اس میں عموماً مذہبی اور سیاسی جلسے ہوا کرتے تھے۔ان میں سے دو ایسے ہیں جو میری یادداشت میں محفوظ رہ گئے ہیں۔ایک میں مرزا بشیرالدین محمود مدعو تھے۔اور دوسرے میں مولانا ابوالکلام آزاد۔

مرزا صاحب کا جلسہ حسب معمول ہڑبونگ کی نذر ہوگیا۔ایک وسیع پنڈال میں جب داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ مرزا صاحب اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے اور پنڈال کے دروازے کے قریب کچھ ایسے لوگوں کا ہجوم ہے جو شکل وصورت سے دینی مدارس کے طلباء نظر آتے ہیں۔ان کے تیور بتلا رہے تھے کہ وہ جلسے کو بخیریت انجام پذیر نہیں ہونے دیں گے۔ایک خاصی تعداد ہاکیوں اور لاٹھیوں سے مسلح پنجابی نوجوانوں کی بھی موجود تھی۔معلوم ہوتا تھا کہ ان میں اکثر دلی میں تازہ وارد تھے۔

تلاوت کلام پاک سے جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔سورہ بنی اسرائیل کا مشہور رکوع تلاوت کیا گیا جس میں مقام محمود کا ذکر ہے۔قاری خوش الحان ضرور تھے لیکن یہاں تک پہنچتے پہنچتے وہ اعراب کی غلطی کرگئے۔طلباء کے ہجوم سے معاً شور اٹھا ’’غلط پڑھتا ہے، بند کرو‘‘۔اسٹیج کے مہتمم نے پہلے تو قاری صاحب کی مدافعت میں کچھ کہنا چاہا لیکن جب شور زیادہ بڑھا تو اعتراف کرلیا کہ واقعی غلطی سرزد ہوگئی ہے۔

مرزا صاحب نے تقریر شروع کی تو قدرے سکون ہو چکا تھا۔وہ اپنا ایک خواب بیان کررہے تھے کہ میں جلسے کو چھوڑ کر ریلوے اسٹیشن پر ایک ضروری کام کے سلسلے میں چلا گیا۔وہاں سے لوٹ رہا تھا کہ محسوس ہوا کہ جلسہ جیسے اکھڑ چکا ہو۔رضا کار لاٹھیاں لئے گھوم رہے تھے۔کچھ خشت باری ہو رہی تھی۔اور کچھ

نعرے بازی۔ میں نے قدم تیز کر دیئے۔ دیکھا کہ سامنے سے سید نیازی چلے آ رہے ہیں۔ پوچھنے لگے کہاں جا رہے ہو، میں نے کہا کہ جلسے میں۔ کہنے لگے ’’یہیں رک جاؤ، مفت میں پٹو گے......‘‘ میں نے تنبیہ کی زیادہ پرواہ نہیں کی اس لئے کہ میری بیوی اپنی احمدی پڑوسنوں کے ساتھ اس ہنگامے میں محصور تھی۔ قریب پہنچا تو معلوم ہوا کہ رضا کار خواتین کو علاقہ وار پارٹیوں میں تقسیم کر کے گھروں کو بھیج رہے ہیں۔ رضا کاروں سے مجھے اطلاع مل گئی کہ قرول باغ کی خواتین بخیریت جا چکی ہیں۔

مرزا صاحب کو میں نے دس بارہ برس قبل لاہور کے احمدیہ ہوسٹل میں تقریر کرتے ہوئے بھی سنا تھا۔ میرا اس وقت بھی تاثر یہی تھا کہ ان میں عالم دین کی فروتنی سے زیادہ وابستگان دربار کی خودنمائی تھی۔ زبان میں ایک خاص طرح کی روانی تھی۔‘‘ (آہنگ بازگشت ص۲۲۱،۲۲۲)

قادیانی تو نہیں؟

۲...... جناب سعید احمد صاحب نے خودنوشت آپ بیتی ’’آہنگ بازگشت‘‘ کے ص۲۲۶ پر ڈان دہلی کے نائب مدیر جناب الطاف حسین صاحب کے متعلق تحریر کیا: ’’میں جنرل ہیڈکوارٹرز کے شب وروز سے اتنا اکتا گیا تھا کہ والد صاحب کو خط لکھا کہ دلی آ کے پچھتا رہا ہوں۔ اس کے جواب میں ان کی جانب سے بزرگانہ نصیحت آئی کہ خداوند تعالیٰ کی اپنی مصلحتیں ہوتی ہیں۔ انسان کو ناشکری کے کلمات منہ سے نہیں نکالنا چاہئیں۔ نہ معلوم دلی کتنی بابرکت ثابت ہو۔ اسی پریشانی میں تھا کہ ایک روز ایک دوست کے یہاں ’’ڈان‘‘ کے نائب مدیر جواں سال عزیز بیگ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا دوبارہ صحافت میں کیوں نہیں آ جاتے؟ دو چار دن کے بعد دفتر سے اٹھا تو گھر جانے کے بجائے سیدھا دریا گنج ’’منشور‘‘ کے دفتر پہنچا۔ ریاض الحسن صاحب سے ملا اور ملازمت کے لئے درخواست کی۔ انہوں نے معذوری ظاہر کر دی۔ ذرا آگے آگرہ ہوٹل تھا جہاں الطاف حسین صاحب (کلکتے سے تازہ وارد) ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں نے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا، کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ کمبل اوڑھے لیٹے ہیں اور کانپ رہے ہیں۔ ملیریا کا حملہ ہو رہا تھا۔ کہنے لگے ’’کہئے کیسے آنا ہوا۔‘‘ میں نے کہا ’’ایسے عالم میں کیا عرض کیا جائے۔‘‘ کہا: کوئی حرج نہیں یہ تو ہر روز کا مشغلہ ہے۔‘‘

میں نے ملاقات کا مدعا بیان کیا۔ پوچھا: ’’کہیں انگریزی اخبار میں کام کیا ہے؟‘‘ میں نے کہا: ’’انگریزی اخبار مسلمانوں کے پاس تھے ہی کہاں کہ جہاں کام کرتے؟ اردو اخبار تھے، ان میں ضرور کام کیا ہے۔‘‘ کہنے لگے ’’اچھا کل دفتر میں ملئے۔‘‘ میں چلنے لگا تو کہا، ایک سوال اور پوچھوں؟ میں کہا فرمائیے،

کہا’’آپ قادیانی تو نہیں؟‘‘میں نے عرض کیا’’جی نہیں۔کہنے لگے’’میرے والد انہیں ناپسند کرتے تھے۔‘‘

پاکستان اور مولانا ابوالکلام آزاد

۳...... جناب سعید احمد نے لکھا ہے:’’پنجاب یونیورسٹی نے ان دنوں جرمن اور فرانسیسی پڑھانے کے لئے شام کی کلاسیں شروع کر رکھی تھیں۔میں نے اور میرے رفیق کار محمد اجمل نے جرمن کلاس میں داخلہ لے لیا۔ڈاکٹر بی.اے قریشی جو اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل رہ چکے تھے ہمارے استاذ تھے۔ڈاکٹر صاحب جو غازی آباد کے رہنے والے تھے خاصا لمبا عرصہ برلن میں رہ چکے تھے۔ایک مرتبہ کئی روز بعد کلاس میں آئے۔واپسی پر ہم نے سبب پوچھا۔کہنے لگے’’دلی چلا گیا تھا۔‘‘دلی ان دنوں آنا جانا روز کا معمول تھا۔لوگ احتیاطاً صرف اتنا دیکھ لیتے کہ امن وامان کی صورت کیا ہے؟ کیونکہ وہاں سے اچھی خبریں نہیں آرہی تھیں۔اس لئے ہم نے پوچھا:’’دلی میں قیام کہاں رہا؟‘‘ کہنے لگے’’مولانا آزاد کے ہاں۔‘‘ یہ سن کر اشتیاق بڑھا تو میں نے پوچھا:’’مولانا کا خیال پاکستان کے بارے میں کیا ہے؟‘‘ کہنے لگے:’’میرے روبرو ایک صاحب لاہور سے وارد ہوئے تھے۔مولانا نے ان سے پوچھا، کہئے لاہور ان دنوں کیسا ہے؟،تو وہ صاحب کہنے لگے، بڑی ناگفتہ بہ حالت ہے،ہمیں تو پاکستان چلتا دکھائی نہیں دیتا۔ان کے اتنا کہنے پر مولانا کا مزاج برہم ہوگیا اور وہ جوش میں آکر کہنے لگے، جائیے واپس،لاہور اور پاکستان کو چلائیے۔اب اگر پاکستان مٹ گیا تو ایشیأ سے مسلمان کا نام مٹ جائے گا۔‘‘

یہ گفتگو ہمارے لئے تعجب کا باعث تھی اس لئے کہ ہم مولانا کو اور ہی رنگ میں دیکھنے کے عادی تھے۔کئی برس گزرے ایک محفل میں، میں نے اس واقعہ کو دہرایا۔وہاں اتفاق سے ہمارے دفتر کے فورمین محمد عثمان بھی بیٹھے ہوئے تھے۔عثمان ہمارے ساتھ دلی ڈان میں کام کر چکے تھے۔ان کی ہمدردیاں جمعیت علمائے ہند کے ساتھ تھیں۔اس لئے وہ پاکستان بن جانے کے بعد بھی کچھ عرصہ دلی میں ٹھہرے رہے۔پہلی عیدالفطر کے روز وہ آصف علی کے مکان پر قوم پرست مسلمان رہنماؤں سے عید ملنے گئے۔مولانا بھی وہاں موجود تھے۔پاکستان کا ذکر آیا تو کہنے لگے کہ’’مسلمانان عالم کی فلاح اسی میں ہے کہ پاکستان مستحکم ہو اور پھلے پھولے۔‘‘ (آہنگ بازگشت ص۲۹۶،۲۹۷)

احرار اور قادیانیت

۴...... موصوف لکھتے ہیں:

احرار کی سیاست اگرچہ بڑے نشیب وفراز سے گزرتی رہی تھی تاہم وہ ایک بات میں بڑے ثابت

قدم رہے اور وہ ان کی قادیان دشمنی تھی۔ انہیں جس شہر اور جس اسٹیج پر موقع ملا۔ انہوں نے اس دشمنی کا اظہار بھرپور انداز میں کیا۔ پاکستان بننے کے بعد ایسا دکھائی دیا کہ سیاسی اسٹیج پر سے ہمیشہ کے لئے اتر گئے ہیں۔

ایک رات دفتر میں آ کے بیٹھا ہی تھا کہ معلوم ہوا سید عطاء اللہ بخاری ؒ آرام باغ (کراچی) میں تقریر کرنے والے ہیں۔ اخبار کو گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے کے لئے دوسروں کے سپرد کر کے آرام باغ چلا گیا۔ شاہ صاحب کو سنے ہوئے مدت ہوئی تھی اور پاکستان بننے کے بعد سے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ تقریر شروع ہوئی تو وہی اعتماد، وہی خوش الحانی اور جوش گفتاری۔ میں بھانپ گیا شاید احرار کی نشاط الثانیہ کا اعلان ہوگا۔ اس کے بجائے شاہ صاحب نے اپنے معترضین کو یہ اعلان کر کے دم بخود کر دیا کہ جس سرکار کے تم گن گاتے ہو وہاں تک اوروں کی بھی پہنچ ہے اور یہی نہیں بلکہ ان کے گوش گزار دیا گیا ہے کہ اگر تم غافل رہے تو تمہارا حشر حسنی زعیم کا سا ہوگا۔ تقریر ہر اس خوبی سے مزین تھی کہ جو کسی بڑے خطاب کا طرۂ امتیاز معلوم ہوتی ہے۔ معلوم ہو رہا تھا کہ شاہ صاحب حکمرانوں کے نزدیک نہ صرف یہ کہ معتوب نہیں رہے تھے بلکہ ان کی عدیم المثال خطابت سے فائدہ اٹھانے کی بھی کوشش کی جائے گی۔ تقریر کا معتد بہ حصہ مرزائیت کے خلاف تھا۔

میں تقریر کے دوران ہی دفتر چلا آیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ربع صدی اختتام کو پہنچی جس میں نطق کی سحر کاری کو ہزار جلووں میں دیکھا۔“ (آہنگ بازگشت ص۳۴۶،۳۴۷)

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء

۵...... موصوف لکھتے ہیں: ”اس کے تھوڑے عرصے بعد ناظم الدین وزارت عظمیٰ کی مسند پر بیٹھے تو قادیانیوں کے خلاف تحریک نے زور پکڑا۔ پنجاب کا مسلمان اگرچہ تاویل کے پھندے میں بڑی آسانی سے پھنستا ہے اور اقبال کو اس بات کا عمر بھر گلہ رہا۔ تاہم اس کی طبع سلیم قادیانیت کے خلاف پہلے ہی دن سے مصروف عمل رہی ہے۔ ایک مسلسل کوشش ہوتی رہی ہے کہ کسی طور اس کے مضمرات سے عامۃ الناس کو آگاہ رکھا جائے۔ ابتداء میں جب بعض سادہ لوح لوگوں نے اسے آریاؤں اور عیسائیوں کی پیہم یورشوں کے خلاف احیائے دین کی کوششوں کا ایک حصہ سمجھا، اس وقت بھی وہ علماء جو دین کی روح سے شناسا تھے اس کے خلاف برسرپیکار رہے۔ مناظروں کی دنیا میں جہاں علم سے زیادہ پھبتی اور تحقیق سے زیادہ حاضر جوابی سے لطف اٹھایا جاتا ہے، قادیانیت کا بڑا چرچا رہا لیکن جب اقبال نے اس کے سیاسی اور نفسیاتی محرکات کا جائزہ لیا تو یہ مسئلہ علماء کے محدود دینی حلقوں سے نکل کر سیاست اور علم حاضر کے وسیع ایوانوں میں پہنچ گیا۔“

(آہنگ بازگشت ص۳۴۷)

گامائی گروہ اور علماء اسلام کا کردار...... ردقادیانیت پر غیر منقوط تحریر

جناب عبدالغفار شیرانی

مکار گورے ہمارے ملک سوداگری کے واسطے وارد ہوئے مگر سادہ لوح سوسائٹی، کھوئے عوام اور سوئے عوام سے مل کر ارادے اور ہوگئے۔ وہ مسلسل دھوکوں سے سلسلہ وار اس ملک کے لوکل عوام اور مسالک و گروہوں کو مرحلہ وار مملوک کر کے اس حال کو آگئے کہ اٹھارہ سو ساٹھ سے سہ سال اول ہوئی ملکی لڑائی کی کامگاری سے دارالحکام دہلی اور سارے ملک کے حاکم ہوگئے۔ ملک کے سارے عوام سرگرمی سے اٹھ کر اس ملکی لڑائی کا حصہ ہوئے اور اس طرح ہر ہر گام ردو کد اور لڑائی کا سلسلہ ہوا۔ سارے ملک کا حال دگرگوں ہوا۔ اک سائڈ سے اہل ملک کا اسلامی عسکر اور دوسری سائڈ سے مکار گوروں اور اس گروہ کے ٹڈی دلوں اور ڈمی اولادوں کا عسکر، ہر دو گروہ اک دوسرے کے آگے ڈٹ گئے۔ ملک کی گلی گلی اور ہر کہسار و درہ اس لڑائی کا گڑھ ہوا۔ اس ملک کی اعلیٰ مٹی کے حصول کے لئے اس مکار گروہ کے اہلکار اور اس کے مددگار کئی لاکھ لوگوں کو مار گئے۔ علماء اسلام دھمکائے گئے، کوڑوں سے مارے گئے اور سرعام رسوا کئے۔ اہل ملک سرعام لٹکائے گئے اور عساکر اسلام کے سر کٹوائے گئے۔ سارا ملک ڈاکوؤں کی لوٹ مار اور لوٹ کھسوٹ کا اڈہ ہوا۔ کروڑوں کے اموال و املاک لوٹ لئے گئے۔ اہل ملک اس لڑائی کو کامگاری سے لگا ہی گئے مگر گورے سرکار کے دوہرے کردار دلال اور دو کوڑی کے ڈمی آلہ کار آڑے آگئے۔ وہ لاولد ملکی لوگ سالہا سال لڑائی کے اس دور عالمی اسمگلر کے امدادی و حامی ہو کر اہل اسلام سے معرکہ آرا رہے۔ اس طرح اس لاولد اور مکار گروہ کی ہر طرح امداد و مساعی سے اس ملک کے سارے عوام و حکام، احرار و سردار اور اموال و املاک وکٹوری ملکہ اور گورے لارڈ کے مملوک ہوگئے۔

اس لڑائی کے حال و احوال اور اہل اسلام کے کردار و اطوار اور سلوک و اعمال گورے سرکار اور حاکم وائسرائے کے لئے دردسر کا مسئلہ ہوا۔ مسلک اسلام اور اس کے حامی و مددگار اس کو گورے سرکار کے لئے واحد سدراہ لگے۔ اس لئے گورے سرکار کے مردود صلاح کاروں اور ہمدردوں کی صلاح ہوئی کہ اہل اسلام کو مسلک اسلام اور اللہ کی رسی سے کاٹ دو کہ مسلک اسلام مکڑی کے گھر اور سوئی کے دھاگے کی طرح ہلکے سے ہلکا ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو اور مسلک اسلام کا محل دھڑام سے گر کر مسمار ہو۔ اس مکروہ مسکوت اور گمراہ معاہدے کی رو سے اس کے عملدرآمد کے لئے گورے سرکار کے عملی حکم سے سارا ملک مسلکی لڑائی کی عمومی

معرکہ گاہ ہوا۔ وہ سارا دور اہلِ ملک و اہلِ اسلام اور علماء و صلحاء کے لئے کڑا اور محال دور رہا۔

کالی گھٹا کے اس دور سے کئی اعداء اسلام اور ملحدہ لوگ گورے سرکاری مکروہ گود سے الگ ہو کر اہل اسلام اور مسلک اسلام سے ٹکرا گئے۔ سرکاری حکم امداد سے کئی ملحد و گمراہ گروہ اکھٹے ہو کر مسلک اسلام کی روک کے لئے مسلم علماء سے معرکہ آرا ہو گئے۔ اسی دور کے اس مکروہ سلسلے کی کڑی کے طور سے اک مردود ولا مسلک گروہ سر اٹھا کر عام ہوا۔ اس گمراہ گروہ کو مکار موسوی علماء روح اللہ رسول کے حواری گروہ کے مالدار رؤساء اور گورے سرکار کے حکام و عمال کی مالی و کلامی امداد حاصل ہوئی۔ اس مردود گروہ کے مردود و گمراہ سالار مؤسس کا اسم اس کے والد ''مملوک احمد'' رکھوا گئے۔ مگر وہ ملحد گدی رسول مسعود کا مدعی ہو کر داعی رسوا ہوا۔ اس مردود کے گھر والے اس گمراہ کو لاڈ سے گاما کے اسم سے موسوم کر گئے۔

اس کالم سے اس داعی رسول کا اصل مدعا ہے کہ اس ملحد ''گامائی گروہ'' کے سرسری کردار کو لکھ کر اس کے گمراہ اعمال و کردار کو معلوم کروا سکے۔ اس مردود گاڈ سامری کے والد گورے سرکار کی سی آئی ڈی ہو گئے۔ اٹھارہ سو ساٹھ سے سہ سال اول ہوئی ملکی لڑائی کے دور، اس مردود کے والد گورے سرکار کو دس کم ساٹھ گھوڑے دے گئے کہ وہ آلہ کاروں کا گروہ گوروں کی امداد کے لئے ملکی حروں کو مار سکے۔ اس گمراہ ''گامائی گروہ'' کے سالار کا حکم ہوا کہ اسلام کے لئے گورے سرکار سے لڑائی حرام اور ملک و مسلکِ اسلام سے حکم عدولی ہے۔ گورے سرکار کی امداد کے لئے وہ دس کم ساٹھ الماری رسائل لکھ گئے۔ وہ مردود اول اول ''مصلح اسلام'' کے دعویٰ سے موسوم ہوا۔

اٹھارہ سو اسی کو وہ گمراہ ملہم اور اسی طرح سلسلہ وار مامور، مہدی اور روح اللہ موعود کے دعووں سے ہو کر، نئی صدی کو سولہ سو سہ صد اک سال کو وہ ''رسول موعود'' دعوے دار ہو کر گمراہی کے دلدل صحرا سے لگ کر اسلام سے الگ اور راہی گمراہ ہو گئے۔ اس گمراہ کا گروہ، ہادی عالم وسردار دو عالم کے ''عدم الرسل'' کا عدم گواہ ہے۔ اس گروہ کے گمراہوں کے ہاں گمراہ سالار'' گاما مردود کا مولود'' مکہ مکرمہ اور معمورہ رسول سے اعلیٰ ہے۔ الحاصل گمراہوں کے سردار ہر طرح سے ساعی رہے کہ رسول اللہ کی ''گدی مسعود'' اس مردود کے اسم ہو اور وہ مسلک اسلام کا حاکم، رسول و مرسل ہو۔ اس کی ہر طرح سے سعی ہوئی کہ مسلک اسلام گڈ مڈ ہو کر دراڑوں کا گھر ہو۔ لومڑی کی طرح مکار گامائی گروہ، گرگٹ کی کئی اسموں سے سادہ لوح مسلم عوام کو دھوکے سے مال و املاک کی طمع و حرص دے کر عوام کے اعمال و اموال اور مسلک و اسلام لوٹ گئے۔ وہ لوگ کھلم کھلا اور مکمل سر گرم ہو کر اسلامی اصولوں، مسلکی حدود، احکام سماوی اور امور الٰہی کا مکمل رد کر گئے۔ وہ گروہ مردود اسلامی لہو سے کر کے اور سرکاری ڈالر کھا کھا کر کھٹمل کی طرح ہٹا کٹا اور موٹا ہوا اور حوصلہ ور ہو کر

مسلک اسلام کے احکام وحدود کے لئے سد راہ ہوا۔ وہ اللہ اور رسول کے مسلک ورثی سے کٹ ہی گئے۔ مگر دھوکے سے دوسرے مسلم عوام کو کاٹ لے گئے۔

اس گمراہ گروہ کے مکروہ اعمال حد سے سوا ہوئے اور سارے اسرار کھل گئے اور اس کا روک امر محال ہوا۔ مگر عام عوام کو اس گروہ کا ''ردِ اسلام کردار'' معلوم ہوا۔ اس لئے ہر دور کے علمائے کرام اس مردود ولا والدگاؤ سامری کے گمراہ اعمال کو محسوس کرکے اور اس حساس اسلامی مسئلے کو معلوم کرکے آگے آئے اور اس کا مکمل رد کر گئے۔ اسی دور کو مولوی مہر علی گولڑوی مکہ مکرمہ گئے کہ عملاً وہاں رہ سکے مگر ولی العلماء محمد امداد اللہ مکی اس کو حکم الٰہی سے ''لہاہو لی'' کر گئے کہ اس ملک کے اس مردود گروہ کی روک اہم ہے۔ اس کے علاوہ کئی اور اہم علماء آگے آکر اس مردود گروہ کے رد کے عملی اور علمی کام کو آگے لے گئے۔

اس مردود کے گمراہ دعوے کا آٹھواں سال ہوا اور اس سال کی ماہ مئی کی دس اور سولہ کو وہ گمراہ گاما مردود اس حال کو ہوا کی وہ ٹٹی کے لئے حدودِ حمام کی مٹی سے لگا ہوا ہے اور ملائک آکر اس مردود کی روح لے گئے۔ اس طرح وہ مردود ہلاک ورسوا ہوکر ''دارالآلام'' کا راہی ہوگیا۔ اس سال کو وہ ملحد العصر ہلاک ہوئے اور اسی سال کو ''علامہ عصر'' عالم ارواح سے عالم اعمال کو آگئے۔ اس مولود اور اس کے ہم مسلک علماء کے کردار سے ہی ہوسکا کہ اس گمراہ کے مردود ملحد سے کدال ٹکرا کر اس مردود گروہ کو اس اسلامی ملک کے حدود سے معدوم کروا گئے۔

اک دور کو سالار احرار مولوی آل رسول عطاء اللہ آگے آکر اس مہم کے سالار کارواں ہوگئے۔ وہ اس گمراہ گروہ کو کئی گہرے گھاؤ لگا کر اس ''دارالاعمال'' سے ''دارالسلام'' کے راہی ہوگئے۔ اس گمرا گروہ کو محسوس کرکے ''امام العصر'' اور اس کے ہم عصر علماء کمر کس کر آگے آئے۔ اس مہم کو آگے لے گئے۔ اسی دور کو مکار کو گورے ہمارے ملک کے دو ٹکڑے کروا گئے۔ اس طرح ملک دو حصے ہوا۔ کل کے آدھے سے کم اک حصہ اہل اسلام کو ملا اور کل کا آدھا حصہ مرہٹوں کا ہوا۔ اس گروہ کا مردود عملہ اور گمراہ حواری، اہل اسلام کو گھاؤ کے لگاؤ اور حدود اسلام کے ڈاکے کے لئے اس اسلامی ملک آگئے۔

گورے سرکار کے آلہ کار اور اِس ملک کے اک ٹکڑے کہ اس کا دارالحکام لاہور ہے کہ حاکم اعلیٰ سرموڈی اس مردود گروہ کو اک سکہ سے اک مرلہ مٹی کا دے گئے۔ اس طرح سے اس مردود گروہ کو کل اک لاکھ اور اڑسٹھ سو کے دس عددی مٹی دے گئے۔ وہ ساری مٹی اس گروہ کو گورے سرکار کی امداد سے حاصل ہوئی۔ وہ دی گئی مٹی سرگودھا ڈسٹرکٹ کے سائڈ سے لگا اک اہم ملکی حصہ ہے۔ کہساروں سے گھرا ہوا حصہ اس گامائی گروہ کا گڑھ ہوا۔ ملک کے دو حصے ہوئے اور اس اسلامی ملک کے کئے ادوار اس طرح کے آئے کہ

اس مکار و گمراہ گروہ کے ٹھگ و ملحد لوگ اس ملک کے اعلیٰ سول و ملٹری اور اہم سرکاری عہدوں کے حاکم ہوئے اور ملک اسلام ہر دو کو ہر طرح سے گہرے گھاؤ لگا گئے۔

اس گروہ کی سعی ہوئی کہ مسلک اسلام سمٹ کر علماء و صلحاء کے ہاں سے سلسلہ وار محدود ہو کر ساری سوسائٹی سے ہی مسدود ہو۔ اسی کی دہائی سے دو کم آٹھ سال اول کا دور ہے کہ اس مردود گامائی گروہ کی آوارہ گردی اور گمراہی حد سے سوا ہوئی۔ اس سال مملوک احمد کے ولد گمراہ ''طاہر گاما'' کے گمراہ حامی مسلح ہو کر سکولوں کے لڑکوں کی اک گاڑی سوار معصوم گروہ کو روک کر حملہ آور ہو گئے اور معصوم لڑکوں کو لاٹھی اور کوڑے مار مار کر آدھ موا اور لہولہو کر گئے۔ اس معاملے کی صدا وہاں سے اٹھ کر سارے ملک کی عوام کو معلوم ہو گئی۔ سارے ملک کے عوام آگ کا گولہ ہو کر سڑکوں کو آ گئے۔ سارے ملک سے اس گمراہ گروہ کو لگام کی صدا اٹھی۔ ملک کے سارے اسلامی گروہ اور اہم عوامی لوگ اس مسئلے کے حل کے لئے اکھٹے ہوئے۔

اسی ٹائم اک اہم مسئلہ ہوا کہ اس مہم کی سالاری کس آدمی کے حوالے ہو۔ کئی اک اس حوالے سے رائے دے گئے۔ مگر اس اہم مسئلے کا حل اس طرح سے ہوا کہ ''امام العصر'' کے علمی ولد، ولی کامل محمد آدم کی اولاد صالح سے ''رسول مصر کے اہم اسم'' مدرسہ العلوم الاسلامی کے مؤسس و صدر مدرس ''علامہ عصر'' اس مہم اعلیٰ کے سالار کارواں ہو گئے۔ ''علامہ عصر'' کو ہمراہی کے لئے علماء اسلام کے سالار کارواں اور حاکم اعلیٰ سرحد ''مولوی محمود کی طرح کا ہمدم اور گوہر ملا'' ''گل دم'' اور ''گل لالہ'' مل کر سالار کارواں ہوں، معرکہ ملحد ''مل گاما'' سے ہو اور مسئلہ رسول اللہ کی ''گدی مسعود'' کا ہو۔ اس طرح کا ماحول ہوا کہ سارا ملک معرکہ گاہ ہوا۔

علامہ عصر کی علمی و مسلکی اور مولوی محمود کی عوامی و سرکاری ساکھ، اک لالہ صحرائی اور دوسرا مرد کہساری، ہر دو سارے ملک کے دورے کر کے مہم کو اس موڑ سے لگا گئے کہ اہل گاما کے دل ہل کر رہ گئے۔ علامہ عصر کی کمال عمدہ مساعی سے سارے ملک کے سارے گروہ، ہمہ مسالک کے علماء اور سارے سکالر، اسلامی مدرس و ائمہ، سرکاری سکولوں، سول اداروں اور ملکی محکموں کے ڈاکٹر، وکلاء، لکھاری اور عسکری سالار الحاصل سارے ملک کے عوام اور اہل اسلام کم عمر ہو کہ معمر، سردار ہوں کہ محکوم، والی ہوں کہ مملوک، اس اہم اسلامی مسئلے کے حل کے لئے سارے کے سارے علامہ عصر کے ہمراہ ہو کر اِس راہ کے سالاروں سے مل گئے۔

دوسری سائد سے گاما طاہر کا ''گامائی گروہ'' اور اس کے ہم کردار و ہم مسلک حواری، ملکی ہمدردوں سے ''ولد سلول کی اولاد'' اور دوسرے لاملکی اداروں سی آئے اے، را، موساد اور مارکس و ماؤ کے اولاد کی امداد و مساعی سے اکھٹے ہو کر سرگرم ہو گئے اور ڈٹ کر معرکہ آرائی کے لئے کھڑے ہوئے۔ ائمہ کرام مصلوں، علمائے کرام درس گاہوں اور اہلِ اسلام گھروں سے سرگرم ہو کر سڑکوں کو آئے اور اِس مہم کی صدا کو

گھر گھر، گلی گلی، اور گاؤں گاؤں لے گئے۔ ہر دو گروہ اِک دوسرے کو للکار کر آگے ہوئے۔ اور سارا ملک اس مسلکی لڑائی کے لئے عمومی معرکہ گاہ ہوا۔

''علامہ عصر'' کی سالاری، ملک کے ہمہ اسلامی مسالک کے آئمہ اور علماء کی مساعی اور اس مہم کے حامی لوگوں کے اس حال سرگرم ردعمل اور کردار کے آگے اس دور کے صدر اور ملکی حاکم کو اس اہم مسئلے کے حل کا احساس ہوا۔ وہ عوامی ردعمل سے اس حال کو آگئے کہ اس کے حکم سے اس اہم ملکی و اسلامی معاملے اور اس کے عوامل و عوامی ردعمل کو ''دارالعوام'' کے ہاں دکھا کر اس مسئلے کے حل کے لئے اس اعلیٰ ادارے کی رائے لی گئی۔ اس طرح ملکی حاکم کے حکم سے ''دارالعوام'' اس اہم ملکی اور اسلامی مسئلے کا محور ہوا۔ ہر اک سائد سے اک دوسرے کا کڑا محاکمہ ہوا، دلائل لائے گئے۔

اس دور کو اس گامائی گروہ کے کئی ملکی ہمدرد، لاملکی ادارے، مکار لوگ اور رسالے و لکھاری اس مسئلے کے حل سے روک کے لئے ساعی رہے اور کئی اک رکاوٹ ڈال کر اور ہر طرح سے روڑے اٹکائے گئے مگر ملک کے کلمہ گو مسلم عوام ٹڈی دل کی طرح اکھٹے ہوئے اور کاسہ سر آگے لئے اس گمراہ و مردود گروہ سے ٹکرا گئے۔ ''دارالعوام'' کی کاروائی اور اِس مسئلے کے حل کے لئے ہر دو ''اسلامی گروہ'' کے امام اور ''گامائی گروہ'' کے سالار اور حامی لوگ ''دارالعوام'' کے عوامی وکلاء کے ہاں دلائل کے لئے آگے آئے۔

ہر گروہ کے سالار اس کے گروہ کو ''اصح الاصح'' اور کھرے سے کھرا کہہ کر ''دارالعوام'' کے وکلاء کے رو دلائل لائے اور محرر اس مسئلے کے سارے دلائل اور ہر حوالے کی ہر ہر سطر کو لکھ گئے۔ ''مولوی محمود'' کے ٹھوس اور محکم دلائل کو سماع کر کے ''دارالعوام'' اس حساس مسئلے کے حل کے لئے عملی سرگرم ہوا۔ ''علامہ عصر'' اور ''مولوی محمود'' کئی اہم ملکی علماء کو اکھٹا کر کے ملک کے صدر اور اعلیٰ سول و ملٹری حکام سے ملے اور اس حساس معاملے سے آگاہ کر گئے۔ کئی اہم اور اعلیٰ عہدے دار لوگوں اور اداروں کے در کھٹکھٹائے اور مسلسل کئی ماہ سرگرداں رہے۔

ہر دو سالاروں کی سرگرم مساعی سے کئی ماہر لوگ اور ''دارالعوام'' کے اہل رائے وکلاء ''اِس اسلامی مہم کے حامی ہوئے، محدود وسائل اور لامحدود مسائل مگر اس مہم کے سارے مراحل مکمل آرام سے طے ہوئے۔

اٹھارہ سو مع اک سو صدی کے اسی کی دہائی دو کم آٹھ سال اول دسواں ماہ ہوا کہ اک کم آٹھ کو اس ملک کے ''دارالعوام'' کے عوامی وکلاء کا اس مسئلے کے حل کے لئے ووٹ ہوا اور اسی لمحہ مسعود کو سارے وکلاء کی رائے سے اس گمراہ و مردود گروہ کو لا مسلک و لا اسلام گروہ کہہ کر اہل اسلام کی دلی مراد حاصل ہوئی اور

اس طرح ’’گاماں گروہ‘‘ اور ’’لاہوری گروہ‘‘ ہر دو کو ’’لا مسلم‘‘ کہہ کر رسول اللہ کا کارواں اللہ کی مدد سے کامگار ہوا اور ’’گاماں گروہ‘‘ کو رسوائی ہوئی۔

اہل اسلام اس کاٹ دار مہم اور کڑے معرکے سے مسرور و کامگار ہو کر دلی مرادوں کے حصول کے حامل ہو گئے اور اس مہم کو ساحلِ ساگر کے حدود لا کر ہی آرام سے ہوئے۔ ہر طرح کی طمع اور ڈر سے الگ رہ کر اس معرکہ کے سالاروں کے کمال کام دکھا گئے، عوام کو ہمراہ رکھ کر ’’دارالعوام‘‘ کے وکلاء سے ’’گاماں گروہ‘‘ کو رسوائی کے گھڑے سے لگا گئے۔ گمراہوں کو سارے معرکے کے اس طرح کے حال سے حد کمال دکھ ہوا، وہ حوصلے ہار گئے اور دل ٹوٹ گئے، وہ ساعی ہوئے کہ کسی طرح سمٹ کر اس معرکہ گاہ سے الگ اور مسلک اسلام کی سرحدوں سے دور ہوں۔ اہل اسلام کے اس کامگاری سے اک اساسی اسلامی اور اہم ملکی مسئلہ حل ہوا۔

خیبر پختونخواہ کے دینی مدارس کے دورے

آل پاکستان چناب نگر ختم نبوت کورس منعقدہ ۲۸؍مارچ تا ۱۹؍اپریل ۲۰۲۰ء کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے صوبہ خیبر پختونخواہ کے درج ذیل مدارس کا دورہ کیا۔ اور طلبہ کرام کو کورس میں شمولیت کی دعوت دی۔ الحمدللہ دسیوں سے زائد طلباء کرام نے نام لکھوائے۔ جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، جامعہ عمر فاروق وتڑ، جامعہ ترتیل القرآن بابا کرم شاہ، جامعہ صدیقیہ نوشہرہ کلاں دارالعلوم زکریا شیڈو، دارالعلوم ربانیہ شیڈو، دارالعلوم نوشہرہ حکیم آباد، جامعہ سراجیہ حقانیہ، دارالعلوم تعلیم القرآن پراچہ ٹاؤن کوہاٹ، دارالعلوم دارارقم لکی روڈ کوہاٹ، دارالعلوم بچکن احمد زئی، جامعہ قاسمیہ ولوخیل، دارالعلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن لکی مروت نیز لکی مروت کے دیگر جامعات، جامعہ دارالہدیٰ، جامعہ عثمانیہ لکی مروت، المرکز الاسلامی بنوں، جامعہ معراج العلوم بنوں، مرکز ختم نبوت بنوں، جامعہ ابی بن کعب ڈیرہ اسماعیل خان، دارالعلوم پہاڑ پور ڈیرہ اسماعیل خان، مندرجہ بالا مدارس میں بیانات ہوئے۔ ڈیرہ غازی خان کے دارالافتاء، خیابان سرور، دارالعلوم رحمانیہ بھٹہ کالونی، جامعہ سیدنا صدیق اکبر ماڈل ٹاؤن، جامعہ قادریہ بھکر، جامعہ مالکیہ کرم دار قریشی، جامعہ خطاب العلوم کوٹ ادو، دارالعلوم فوتک الحمید ڈیرہ غازی خان میں کورس کی دعوت دی، جمعیت علماء اسلام ڈیرہ غازی خان کے مولانا اقبال رشید مدظلہ نے خود بھی شرکت کا وعدہ فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ میرے مدرسہ کے طلباء کرام ایک اور استاذ کی معیت میں کورس میں شرکت فرمائیں گے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

دوسرا حصہ ادارہ!

یہ مرزا نے خود لکھا کہ: ’’تمام مسلمان حکومتیں ہمارے خون کی پیاسی ہیں۔ ہم کسی جگہ تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اپنا عقیدہ پیش نہیں کر سکتے۔ وہ ہم کو کافر سمجھتے ہیں۔‘‘ اور جو ناصر احمد نے اپنے خلاف باتیں پیش کیں کہ مسلمانوں نے ہم پر کیا کیا فتوے لگائے کفر کے۔ اس موقع پر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک ڈھونگ آپ کو بتادوں۔ انہوں نے ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہا اور پھر چھپایا اس طرح کہ انہوں نے پہلے کافر کہا تو جو مسلمان کو کافر کہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ عجیب ڈھونگ اپنا بنایا۔ آپ خدائی کا دعویٰ کریں۔ آپ کو ہر شخص کافر کہے گا۔ جب آپ کو کافر کہیں تو آپ کہیں جی ہم نے تو ان کو کافر نہیں کہا نہ، ہم کو کافر کہنے سے خود ہی کافر ہو گئے۔ یہ آپ نے عجیب ڈھونگ اور ڈھنگ نکالا ہے مسلمانوں کو کافر بنانے کا۔ آپ کافر اس لئے بنائیں کہ وہ آپ کی رسالت کو نہیں مانتے۔ آپ کی پیغمبری کو نہیں مانتے۔ آپ کو مسیح موعود نہیں مانتے۔ آپ کو کذاب و دجال سمجھتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ چونکہ مجھے کافر کہا اس لئے وہ خود کافر ہو گیا۔ تم خدائی کا دعویٰ کرو، پیغمبری کا دعویٰ کرو، ساری دنیا سے بہتر بنو، تم مسلمانوں کو دھوکہ دو، پھر لوگ تمہیں کافر نہ کہیں؟ اگر کوئی کہے تو کہو کہ انہوں نے مجھے کافر کہا ہے۔ اس لئے کافر ہو گیا۔ تو تمہیں کوئی کافر نہ کہے گا؟

میرا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے جو باتیں یہاں پیش کی ہیں، جھوٹ بولنے کے حیلے پیش کئے، بات کو چھپایا۔ اب ساری دنیا کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے زمانے والوں کو قطعی کافر کہا تو جب کافر کہا اور یہ لکھا کہ میرا نہ ماننا قرآن وحدیث کا نہ ماننا ہے۔ میرا انکار قرآن وحدیث کا انکار ہے۔ میرا انکار خدا اور رسول ﷺ کا انکار ہے، تو اب میں ناصر احمد سے پوچھتا ہوں کہ جو خدا کا انکار کرے وہ کس کھاتے میں ہے؟ آپ کے اس چھوٹے کفر میں ہے یا بڑے کفر میں ہے؟ اب ناصر احمد نے تاویل کی ہے کہ ہم مسلمانوں کو تو کافر کہتے ہیں۔ لیکن چھوٹا کافر کہتے ہیں۔ بڑا کافر نہیں کہتے اور دجل وفریب یہ کیا ہے۔ آج تک جو معنی سمجھتے تھے کہ فلاں شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے معنی یہ تھے کہ اسلام ایک دائرہ ہے۔ اس کی حدود ہیں۔ جو ان حدود کو پھلانگے گا وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ بات صاف تھی۔ اس نے کہہ دیا کہ ایک چھوٹا حلقہ ہے۔ اس سے خارج ہو گیا۔ یہ اس نے تاویل کی اور نیا معنی گھڑا۔ نیا معنی گھڑنے میں ان کو کمال حاصل تھا۔ اس نے جو ’’اتمام حجت‘‘ کا معنی کیا ہے بالکل غلط کیا ہے۔ مرزا ناصر احمد نے اتمام حجت

کا جو معنیٰ کیا ہے وہ یہ ہے کہ دلائل سے اپنی بات پیش کرو۔ دعوت دو۔ توحید، رسالت کی یا حق کی دعوت دو اور دلائل دو۔ اس کا دل مان لے کہ تم حق پر ہو۔ تم کو سچا سمجھ کر پھر انکار کرے تو یہ ملت سے خارج ہے۔ یہ اتمام حجت تھا۔ حالانکہ قرآن مجید نے اتمام حجت کا یہ معنیٰ نہیں کیا۔ قرآن مجید نے کہا ہم نے پیغمبر اس لئے بھیجے کہ یہ کوئی نہ کہہ سکے۔ ''ماجاءنا من نذیر '' کہ ہمارے پاس ڈرانے والا نہیں آیا۔ ڈرانے والا کافی ہے اتمام حجت کے لئے۔ پیغمبر کا آنا اور دعوت دے دینا کافی ہے اتمام حجت کے لئے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ ''لئلا یکون للناس علی اللہ حجة بعد الرسل '' کہ ہم نے پیغمبر بھیجے۔ پیغمبروں کے نام پہلی آیت میں آئے ہیں۔ ڈرانے والا، ڈرسنانے والا، خوشخبری دینے والا، تاکہ اتمام حجت ہو جائے لوگوں پر۔ لوگوں پر خدا کی حجت قائم ہو جائے۔ اس لئے بھیجا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ پیغمبر کو سچا سمجھ کر انکار کرے۔ ہاں ایسے لوگ ہو سکتے ہیں جو سچا بھی سمجھیں پھر بھی نہ مانیں، تعصب سے نہ مانیں، ہٹ دھرمی سے نہ مانیں، ضد سے نہ مانیں۔ ایسے لوگ ہو سکتے ہیں۔ لیکن اتمام حجت کے معنیٰ میں یہ چیز داخل نہیں ہے۔ یہ ناصر احمد نے قوم کو دھوکہ دیا ہے۔ بہرشکل میں اسے مانتا ہوں کہ تم عربی پڑھے ہوئے ہو۔ اس کو مانتا ہوں کہ تم انگریزی پڑھے ہوئے ہو۔ لیکن تم دین کو چھپاتے ہو اور تم اپنے دادا کی بات کو نبھاتے ہو۔ اتنے کروڑوں روپے کما لئے۔ ربوہ کی زمین انجمن احمدیہ کے نام وقف ہے۔ وہ تم ذاتی طور پر استعمال کر رہے ہو اور اس کی رجسٹریاں نہیں کرتے اور لوگوں سے روپیہ لے کر وہ زمینیں ہی بیچتے ہو؟ بہشتی مقبرے بھی بنا لئے، پیغمبرانہ کاروبار شروع کر دیا اور تم کروڑ پتی بن گئے۔ میں کہتا ہوں کہ سودا تمہارے نفع کا نہیں ہے۔ تم نے اپنی ساری نسل کو قیامت تک تباہ و برباد کر دیا ہے۔ چند کوڑیوں کے عوض تو بہرشکل میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ میں اس کو مانتا ہوں کہ تم پڑھے لکھے ہو۔

جناب چیئرمین! یہ جو بیچارے لاہوری آئے، یہ تو بالکل کورے تھے علم سے۔ اس وقت انہوں نے اپنے اس بیان میں لکھا بھی شفا اور پڑھا بھی شفا زبر کے ساتھ۔ حالانکہ یہ لفظ ہے عربی میں شفا، جیسے قتال ہوتا ہے جیسے کبال ہوتا ہے، جیسے مواجبات الرجاء ہوتا ہے۔ جیسے مقابلہ اور ارجال ہوتا ہے۔ اسی شفا اور مشافحہ کا لفظ ہے۔ انہوں نے شفا لکھا بھی اور شفا پڑھا بھی۔ اس ہاؤس کے سامنے میں نے ان کی توجہ دلائی کہ فلاں سطر میں آپ نے جو لکھا ہے یا فلاں صفحے میں جو آپ نے لکھا ہے تیرھویں میں، اس کو پھر پڑھیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔ جگہ کا نام میں نے نہیں لیا اور نہ لفظ میں نے بتایا۔ اسی سطر کو انہوں نے نکالا، پھر پڑھا اور کہا کہ ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ اچھی طرح پڑھیں تیرھویں صفحے میں فلاں سطر ہے۔ آیا یہ ٹھیک لکھی ہوئی ہے یا کوئی غلطی ہے۔ اس میں قطعاً غلطی تھی۔ (عربی) کہ نبوت کا چالیسواں حصہ یعنی صرف نیک خواب ہیں۔ جاری ہے!!

اسلامی عقائد و علم کلام پر تاریخی مسابقہ

شہباز اختر سیوانی

ارتدادی فتنوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے مؤثر طریقہ کار۔ مدارس اسلامیہ دیوبند کے ۶۰ طلبہ نے حصہ لیا، پانچ صوبوں سے تحفظ ختم نبوت کے نظماء وصدور نے شرکت کی۔

مرکز التراث الاسلامی دیوبند کی جانب سے ۱۴ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۲ دسمبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات محمود ہال دیوبند میں جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری مدظلہ کی زیر نگرانی، اردو اور انگریزی دو زبانوں میں پہلی مرتبہ سرزمین دیوبند پر عقیدہ اور علم کلام کے موضوع پر مسابقہ منعقد ہوا۔ پروگرام کی تمام نشستوں کی صدارت حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم دیوبند نے فرمائی۔ ارتدادی فتنوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے اس مؤثر طریقہ کار میں دیوبند کے مختلف مدارس اسلامیہ سے ۶۰ طلبہ نے حصہ لیا نیز پانچ صوبوں سے تحفظ ختم نبوت کے نظماء وصدور نے بھی شرکت کی۔ توقع کی جاتی ہے کہ ان شاء اللہ اس کے گہرے اور دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

پروگرام کی ترتیب کے مطابق، تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مہتمم صاحب نے بعد نماز عصر مسابقہ کی پہلی نشست کا افتتاح کرتے ہوئے اپنے کلیدی اور پرمغز خطاب میں فرمایا کہ اپنی نوعیت کا یہ تاریخی اور پہلا پروگرام ہے جو عقائد اور علم کلام کے موضوع پر منعقد ہورہا ہے، اس سے پہلے کسی کے حاشیۂ خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ عقائد اور علم کلام جیسے اہم اور علمی موضوع پر مسابقہ ہوسکتا ہے۔ حضرت والا نے یہ بھی فرمایا کہ عصر حاضر میں جگہ جگہ اور خاص کر اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں اس طرح کے مسابقاتی اور تجمیعی پروگرام کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ نسل نو کے دین وایمان کی حفاظت اسی وقت ممکن ہوسکتی ہے جب کہ عقائد پر ان کی معلومات گہری اور گرفت مضبوط ہو۔ طلباء کو عقائد سے منسلک کرنے میں اس طرح کے تجمیعی پروگرام کافی معاون ہوسکتے ہیں، لہٰذا اس پروگرام کی اہمیت کے پیش نظر ہمیں اس سلسلے کو مزید تقویت دینے اور فعال بنانے کی ضرورت ہے۔ منتظمین مسابقہ واراکین مرکز التراث الاسلامی دیوبند، ماسٹر جناب محمد احمد صاحب گورکھپوری (ایم اے)، شہباز اختر قاسمی سیوانی اور پروگرام کے نگراں جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوی کو مبارکباد دینے کے ساتھ حضرت مہتمم صاحب نے تمام شرکاء کی بھی حوصلہ افزائی فرمائی۔

نگرانی کے فرائض انجام دیتے ہوئے جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری استاذ و نائب ناظم

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے بتایا کہ اس طرح کے پروگراموں سے مسلمانوں کے درمیان پھیلنے والے ارتدادی فتنوں پر آسانی سے کنٹرول پایا جاسکتا ہے۔ ملک کے بدلتے ہوئے سیاسی حالات میں ارتداد کے جو خطرات و خدشات محسوس کئے جارہے ہیں ان سے حفاظت کے لئے بھی یہ نظام عوام وخواص کے لئے مفید ہوگا کیونکہ جب مسلمان اپنی زبان میں عقائد کو دلائل کے ساتھ ذہن نشین کرلیں گے تو ان شاء اللہ اپنی فطری قوت سے ہر پیدا ہونے والے فتنے کا معقول جواب ازخود مہیا کرلیں گے۔

نمازعصر کے بعد مولوی بریر احمد بن جناب حافظ ابرار احمد صاحب متعلم درجہ عربی ہفتم دارالعلوم دیوبند کی تلاوت قرآن پاک سے مجلس کا آغاز ہوا۔ تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر ترانہ مولوی محمد زبیر بھوپالی نے پیش کیا۔ حضرت مہتمم صاحب اور جناب مولانا شاہ عالم صاحب کے تمہیدی خطابات کے بعد مسابقہ کا باضابطہ آغاز ہوا۔ مسابقہ میں ''اسلامی عقائد ومعلومات'' مصنفہ'' جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری'' اردو، انگریزی (ہردو حصص) سے دس دس سوالات کئے گئے۔ اردو مسابقہ میں ممتحن کے فرائض جناب مولانا محمد عمران صاحب مدرس مدرسہ دارالعلوم سعادت دارین سنچون (گجرات) نے انجام دیئے اور حکم کے فرائض جناب مفتی محمد اشرف عباس صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند اور جناب مفتی حسام الدین صاحب رکن مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی نے انجام دیئے۔ جبکہ انگریزی مسابقہ میں جناب مفتی محمد انوار صاحب قاسمی بستوی اور جناب مولانا کامران احمد صاحب قاسمی لکھیم پوری نے ممتحن اور حکم کے فرائض انجام دیئے۔

پروگرام میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ہر دس مساہم کے بعد عقائد اور علم کلام کے حوالے سے مختصراً لیکن نہایت جامع اور قدیم وجدید معلومات پر مشتمل چھ مقالے بھی پیش کئے گئے۔

پہلا مقالہ ''علم کلام کی تدوین کا آغاز'' کے عنوان سے راقم سطور، شہباز اختر بن جناب سمیع اختر صاحب سیوانی نے پیش کیا۔ دوسرا مقالہ ''مدارس عربیہ میں متداول کتاب عقیدۃ الطحاوی کی شروحات، تعلیقات وحواشی اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان سے جناب مولانا مفتی محمد ایوب قاسمی صاحب مدظلہ، رکن مجلس تحفظ ختم نبوت ونائب مہتمم جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ نے پیش کیا۔ تیسرا مقالہ ''العقائد النسفیہ کے شروحات، تعلیقات وحواشی اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان سے جناب مفتی سید صدیق احمد محی الدین صاحب مدظلہ، ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت نلگنڈہ (تلنگانہ) نے پیش کیا۔ چوتھا مقالہ ''عقائد اور علم کلام سے متعلق دو اہم سبق'' کے عنوان سے جناب مولانا مفتی مسرور احمد صاحب مدظلہ، رکن مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال (مدھیہ پردیش) نے پیش کیا۔ پانچواں مقالہ ''عقائد اور علم کلام کا علم مسلمانوں کے لئے واجب'' کے عنوان سے جناب قاری محمد عارف صاحب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی نے پیش کیا اور چھٹا مقالہ ''فتنہ

قادیانیت و شکیلیت، عقائد اور علم کلام کے تناظر میں'' کے عنوان سے جناب مولانا محمد راشد صاحب گورکھپوری مدظلہ استاذ شعبۂ تحفظ ختم نبوت جامعہ مظاہر علوم سہارنپور نے پیش کیا۔ اخیر میں جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری نے ''تحفظ عقائد کی محنتوں میں اضافہ: وقت کی اہم ضرورت'' کے حوالے سے انتہائی پر مغز اور مؤثر خطاب فرمایا جس میں پوری تاریخ کو سمیٹتے ہوئے اپنے تیس سالہ تجربات کی روشنی میں یہ نتیجہ پیش کیا کہ اگر ارتدادی فتنوں سے امت مسلمہ اور ملت اسلامیہ کو بچانا ہے تو علم کلام اور علم عقائد کی محنتوں میں ہمہ جہت اضافہ کرنا ناگزیر ہے۔ ماضی میں پیدا ہونے والے یا آئندہ آنے والے اعتقادی فتنوں کے خطرات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے تجربات کی روشنی میں یہ نہایت ہی مؤثر راستہ ہے۔

مسلسل نو بجے رات تک یہ مسابقہ چلتا رہا۔ اخیر میں امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونے والے طلباء کو خصوصی و عمومی انعامات سے جبکہ تمام مساہمین کو عمومی انعامات سے نوازا گیا (جس کی تفصیل درج ذیل ہے) پھر حضرت مہتمم صاحب کی دعا پر یہ مجلس بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اردو زبان سے جن خوش نصیب شرکاء نے پوزیشن حاصل کی ان میں اوّل پوزیشن مولوی عبداللہ بن جناب محمد رفیق صاحب ارریہ متعلم عربی ششم دارالعلوم دیوبند لائے اور حضرت مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی مدظلہ العالی کے ہاتھوں پندرہ ہزار روپے کا ''رئیس المتکلمین مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ'' انعام وصول کیا۔ دوم پوزیشن حاصل کرنے والے دو طالبعلم تھے، (۱) محمد شکیل احمد بن جناب محمد قیوم صاحب سپول متعلم دورہ حدیث دارالعلوم دیوبند، (۲) محمد احتشام الحق بن جناب محمد تسلیم صاحب دیوریا متعلم عربی ہفتم دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مہتمم صاحب کے ہاتھوں قرعہ اندازی کے ذریعے ان میں سے محمد احتشام الحق دیوریاوی کو ''متکلم اسلام محدث عصر مولانا انور شاہ کشمیری ؒ'' انعام مبلغ دس ہزار روپے سے نوازا گیا۔ سوم پوزیشن تین خوش نصیب طلبہ نے حاصل کی تھی، (۱) محمد عادل بن جناب حافظ محمد شہزاد صاحب مدھیہ پردیش متعلم عربی ہفتم دارالعلوم دیوبند، (۲) محمد قاسم بن جناب قاضی محمد کامل صاحب سہارنپور متعلم عربی ہفتم دارالعلوم دیوبند، (۳) مجاہد الاسلام بن جناب شجاع الدین صاحب دہلی متعلم عربی ہفتم دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مہتمم صاحب ہی کے ہاتھوں قرعہ اندازی کے ذریعے ان میں سے محمد عابد مدھیہ پردیش کو ''متکلم اسلام حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی ؒ تھانوی'' انعام مبلغ سات ہزار روپے سے بدست جناب مفتی صدیق صاحب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ و حیدرآباد و جناب مفتی محمد ایوب صاحب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت ہاپوڑ نوازا گیا۔

انگلش زبان میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیب طالب علم شہباز اختر بن جناب سمیع

اختر صاحب سیوان کو انعام خصوصی بنام حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی ؒ، دوم پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیب طالب علم محمد سلمان بن قاضی عزیز صاحب قاسمی جھارکھنڈ کو انعام خصوصی بنام امیر الہند مولانا اسعد مدنی ؒ سے بدست مفتی محمد انوار صاحب بستوی نوازا گیا۔ سوم پوزیشن دو طلباء نے حاصل کی، (۱) محمد محبوب بن جناب محمد شفیق صاحب جھارکھنڈ، (۲) الیاس الرحمن بن جناب عبدالرقیب صاحب آسام، جن میں سے حضرت مہتمم صاحب کے ہاتھوں قرعہ اندازی کے ذریعے محمد محبوب جھارکھنڈ کو انعام خصوصی بنام مولانا مرتضی حسن چاندپوری ؒ بدست مولانا محمد کامران صاحب دیا گیا۔

بقیہ تمام شرکاء کو بشکل انعام عموی'' متکلم اسلام مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ؒ'' انعام جناب قاری ربیع الحسن صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی و قاری عارف جمال صاحب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی کے ہاتھوں دیا گیا۔ اسی طرح تحفظ ختم نبوت کی نشاۃ ثانیہ کے بانی'' امیر الہند مولانا اسعد مدنی ؒ'' انعام جناب مفتی مسرور احمد صاحب بھوپال رکن مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال و جناب مفتی فائز الدین صاحب فاروقی رکن مجلس تحفظ ختم نبوت بھوپال کے ہاتھوں، خطیب ختم نبوت امیر شریعت'' سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ'' انعام جناب مفتی حسام الدین صاحب رکن مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی کے ہاتھوں، سفیر ختم نبوت'' حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی ؒ'' انعام جناب مولانا شاہ عالم گورکھپوری استاد و نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور جناب قاضی محمد کامل صاحب رکن مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی کے ہاتھوں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی'' مولانا لال حسین اختر ؒ'' انعام جناب مولانا و مفتی انوار احمد صاحب بستوی اور مولانا کامران صاحب کے ہاتھوں دیا گیا۔ اس طرح کل گیارہ شخصیات کے نام سے انعامات تقسیم ہوئے۔ اس تاریخی مسابقہ میں جن اکابر شخصیات کے نام سے انعامات طے کئے گئے تھے اُن کے وجہ انتخاب میں یہ بات شامل تھی کہ عقائد اور علم کلام کے عنوان سے ان کی قربانیاں اور عوامی جدوجہد زیادہ ہیں لہٰذا اُن کے کارناموں سے اور ان کی شخصیات سے نسل نو کو متعارف کرانا مفید ہے۔ اس مقصد سے نامزد شخصیات پر تعارفی مضامین و مقالے کی بھی تیاری کی گئی تھی لیکن ملکی حالات خراب ہونے کی وجہ سے پروگرام کو مختصر کرنا پڑا، اور یہ گوشہ تشنہ رہ گیا۔ اللہ نے چاہا تو آئندہ ہر سال عقائد اور علم کلام کے موضوع پر اکابر علماء دیوبند کے کارناموں اور ان کی شخصیات سے متعارف کرانے کا معقول سلسلہ جاری رہے گا۔

پروگرام میں دہلی، بھوپال، حیدرآباد، کیرالہ اور یوپی کی مجالس تحفظ ختم نبوت کے نظماء و صدور کے علاوہ مدرسہ تعلیم الاسلام تیوڑہ مظفرنگر کے نائب مہتمم مولانا محمد اقبال صاحب قاسمی، مدرسہ خادم الاسلام ہاپوڑ سے جناب مولانا نعیم اللہ صاحب، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور سے مولانا محمد راشد صاحب گورکھپوری، دہلی

سے جناب مولانا محمد عاقل صاحب نے شرکت فرمائی نیز ان حضرات کے علاوہ دیو بند اور اطراف کے اسکول وکالج سے متعدد پروفیسران و ماسٹر صاحبان نے بھی شرکت کی اور پروگرام سے اچھے تاثرات لینے پر یہ عہد کیا کہ آئندہ اسکول وکالج میں پڑھنے والے مسلم طلباء کے عقائد پر بھی توجہ دی جائے گی۔

اخیر میں مسابقہ کے انچارج جناب ماسٹر محمد احمد صاحب ''ایم اے'' نے شرکاء مسابقہ اور معاونین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم بہ صمیم قلب اپنی جانب سے اور تمام ذمہ داران کی جانب سے حاضرین و سامعین اور اُن تمام افراد کے جنھوں نے اس پروگرام کی تیاری میں کسی طرح کا بھی تعاون کیا ہو بے انتہاء ممنون و مشکور ہیں کہ انہوں نے ان ناسازگار حالات میں بھی ہمارے قدم سے قدم ملا کر اس مسابقاتی پروگرام کو کامیاب بنایا۔ کئی صوبوں کے نمائندے، ملکی حالات کی خرابی کے باعث شریک پروگرام نہیں ہو سکے، لیکن ان کی دعائیں بہر حال ہمارے ساتھ ہیں، کہیں کرفیو اور کہیں احتجاجی جلوس کے پیش نظر بروقت ٹکٹ کینسل کرنے پڑے اس میں جو زحمت ہوئی اس کے لئے ہم معذور بھی ہیں اور معذرت خواہ بھی۔

واضح رہے کہ یہ مسابقہ کے لئے انعامات، ہندوستان کی مختلف مجالس تحفظ ختم نبوت کے اراکین و نظماء وصدور نے فراہم کئے تھے۔ جبکہ میزبانی کے فرائض جناب حافظ ابرار احمد صاحب ''رکن مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی'' نے انجام دیئے۔ انتظامی امور میں مولوی محمد حمزہ کیرالہ، مولوی محمد اشفاق آسام، مولوی صغیر عالم نیپال، مولوی محمد سبحان مہاراشٹر اور مولوی محمد خواجہ کرناٹک متعلمین شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند ودیگر احباب شریک رہے۔

قارئین کے علم کے لئے یہ بات عرض ہے کہ مسابقہ کے لئے ''اسلامی عقائد ومعلومات'' نامی جس کتاب کا انتخاب عمل میں آیا تھا اس کتاب کے اب تک اردو، ہندی، انگریزی، عربی، ملیالم، گجراتی، تیلگو، وغیرہ آٹھ زبانوں میں تراجم شائع ہو کر بہت سے مدارس ومکاتب میں شامل نصاب ہو چکے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کے لئے تربیتی اجتماعات لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام جنوری ۲۰۲۰ء میں ختم نبوت تربیتی اجتماعات جامع مسجد ختم نبوت وادارۃ الفرقان شادی پورہ، جامعہ مظاہر العلوم آرائے بازار کینٹ لاہور میں منعقد ہوئے۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا خالد محمود، قاری ظہور الحق، مفتی محمد اشفاق، بھائی عبداللطیف، بھائی محمد خلیل ودیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کتب کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے: مبصر: مولانا اللہ وسایا

حیات مستعار: خود نوشت سوانح حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی ؒ: ترتیب: مولانا نثار احمد الحسینی: ناشر: دارالارشاد خانقاہ مدنی: مدینہ مسجد اٹک۔ صفحات: آٹھ سو پچاس: قیمت: درج نہیں۔

مخدوم العلماء والصلحاء حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی ؒ اٹک کے ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی ؒ کے شاگرد رشید اور امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ مجاز تھے۔ انہیں نسبتوں کے آپ امین تھے۔ چھوٹی بڑی ایک سو کتاب ورسالہ آپ کے رشحات قلم کا شاہکار ہیں۔ انہیں میں سے ایک آپ کی خودنوشت سوانح حیات بھی ہے۔ جس کا نام آپ نے ''حیات مستعار'' تجویز کیا۔ آپ نے اسے مرتب کرنا شروع فرمایا مگر تکمیل سے پہلے راہی دارالبقاء ہوگئے۔

آپ کے جانشین مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی نے اس مسودہ کو حضرت ؒ کے معتمد اور مسترشد مولانا نثار الحسینی کو تکمیل وتبییض کے لئے دیا۔ مولانا نثار الحسینی صاحب نے ۱۸ رسال اس مسودہ کی ترتیب، تکمیل، تبییض، حواشی، توضیح وتشریح پر صرف کردیئے۔ کتاب کے متن میں جن شخصیات، اماکن، کتب وفوائد کا ذکر تھا۔ ان کے تعارف پر حواشی لکھے۔ ''حیات مستعار'' میں حضرت قاضی زاہد الحسینی نے جو عربی فارسی کے اشعار دیئے تھے۔ مولانا نثار الحسینی نے ان کا ترجمہ متن میں اپنے موقعہ پر ساتھ ساتھ کردیا ہے۔

متن کتاب کے مکمل ہونے کے بعد حواشی ترتیب وار ہیں۔ البتہ پہلے شخصیات پھر کتب ورسائل پھر اماکن اور اس کے بعد فوائد پر جو حواشی لکھے گئے وہ ایک ترتیب سے درج کئے۔ پھر یوں سینکڑوں شخصیات، سینکڑوں کتب ورسائل مقامات اور فوائد کا بے بہا اور انمول خزینہ پر مشتمل یہ کتاب منصۂ شہود پر آئی ہے۔

کتاب کی ضخامت، مرتب کی محنت کو دیکھیں تو اٹھارہ سال کا وقت بہت کم نظر آتا ہے۔ مرتب نے اٹھارہ سال میں نصف صدی کا کام یکجا کردیا ہے۔ کتاب اتنی جامع ومانع، عظیم وضخیم، واقعاتی ومعلوماتی ہوگئی ہے کہ بلاشبہ ہزاروں صفحات سے بے نیاز کردیتی ہے۔ کتاب کو پڑھتے ہوئے کوئی ایسی تشنگی نہیں جو مرتب نے پوری نہ کردی ہو۔ بڑے عرصہ بعد دل لبھانے والی کتاب باصرہ نواز ہوئی ہے۔ شریعت، طریقت، علم وفضل، واقعات، معلومات، ماخذ ومصادر، مراجع وتصاویر، شخصیات کا تعارف، کتابوں سے شناسائی، مقامات

کی نشاندہی۔غرض معلومات کے سمندر کو......کوئی نام دینا ہو تو یہ کتاب مثال میں پیش کی جاسکتی ہے۔کتاب کی طباعت، کاغذ، جلد جملہ طباعتی تقاضوں کو احسن انداز میں پورا کیا گیا ہے۔برادر نثار الحسینی کی کتاب پر کئی گھنٹے نثار ہوئے لیکن مکمل پڑھ کر چھوڑی۔یا کتاب نے مکمل کئے بغیر مجھے نہیں چھوڑا یہ تجربہ سے معلوم ہوگا۔

سیرت کورس: مؤلف: مفتی مصطفیٰ عزیز: صفحات ۴۹۶: ۸/۳۰۔۲۰ سائز: ناشر: مکتبہ الفقیر پرانا بائی پاس روڈ بمقابل حافظ رائس ملز جھنگ: ملنے کا پتہ: الامین اکیڈیمی، خواجہ اسلام روڈ ستیانہ روڈ فیصل آباد۔

مکرم ومحترم مولانا مصطفیٰ عزیز فاضل نوجوان متبحر عالم دین۔اور پختہ قلم کار ہیں آپ عالمی مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ کے مایہ ناز شاگرد رشید ہیں۔آپ متعدد دینی مدارس میں کامیاب تدریس کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔فیصل آباد الامین اکیڈیمی ایک ٹرسٹ ہے۔جو ملک میں دینی تعلیم کی ترویج، عقائد کی اصلاح۔اور اصلاح معاشرہ کے لئے سرگرم عمل ہے۔اس ادارہ نے جناب مفتی صاحب کی متعدد کتب شائع کی ہیں۔بچوں کی نماز، آسان قرآنی گرامر، حدیث کورس، تجارت کورس، عربی کورس اور دیگر ہر کتاب آسان، عام فہم اور معلومات کا خزینہ ہے۔دلچسپ اتنی کہ پڑھیں تو بس پڑھتے ہی جائیں۔اس وقت زیر نظر کتاب بڑے سائز کی پانچ صد صفحات پر مشتمل ہے۔پوری کتاب کے عنوانات اور علامات اور حواشی کے نمبر سب کی طباعت رنگین ہے۔جو بہت خوبصورت اور دیدہ زیب جامعیت کی حامل ہے سیرت طیبہ پر یہ کتاب عشق رسالت مآب ﷺ میں ڈوب کر لکھی گئی اور شائع کی گئی ہے۔جو لائق تبریک ہی نہیں بلکہ قابل فخر بھی ہے۔اس کتاب کو تیس اسباق پر تقسیم کیا گیا ہے۔ہر سبق کی پختگی کے لئے تمرین بھی دی گئی ہے۔آپ ﷺ کی زندگی مبارک کا ایسا احاطہ کیا گیا ہے۔کہ پڑھیں تو روح بھی عش عش کرا ٹھے۔روح پرور، دیدہ نواز کتاب کی ترتیب واشاعت پر مبارک باد کے ساتھ گزارش ہے کہ اسے پڑھا جائے کہ پڑھنے کی چیز ہے۔

مقالات، مشاہدات، واقعات، شخصیات، تاثرات کا نادر مجموعہ

مولانا سید محمد اکبر صاحب بخاری جام پور ضلع راجن پور کی وہ بزرگ شخصیت ہیں۔جنہوں نے زندگی بھر قلم وقرطاس سے رشتہ جوڑے رکھا ہے۔آپ کے رشحات قلم کو قدرت نے ایسی قبولیت سے سرفراز فرمایا ہے کہ اکابرین دیوبند بالخصوص خانوادہ حضرت تھانوی ؒ کی قریباً ہر اہم شخصیت پر آپ کی کتاب یا جامع مضمون موجود ہے۔زندگی بھر آپ لکھنے پڑھنے کے خوگر رہے ہے۔اس بڑھاپے کی عمر میں بھی آپ علم ومعرفت کے دیپ جلائے ہوئے ہیں۔آپ نے مختلف مواقع پر جو مضامین لکھے اس اس کتاب میں انہیں یکجا کیا گیا ہے۔پونے سات سو صفحات کی یہ کتاب بن گئی ہے۔ادارہ اسلامیات لاہور وکراچی نے شائع کی ہے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس نورنگ

مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام چودھویں سالانہ کانفرنس ۱۲ جنوری ۲۰۲۰ء کو منعقد ہوئی۔ ہر سال کی طرح امسال بھی کانفرنس کی تیاری کے لئے درجنوں پروگرامات منعقد کیے گئے۔ کانفرنس کی سرپرستی صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے فرمائی۔ کانفرنس کی دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ پہلی نشست کا آغاز مولانا مفتی عبدالغفار کی صدارت اور قاری ذبیح اللہ ادہمی اور قاری حمید اللہ کی تلاوت سے ہوا۔ نقابت کے فرائض مفتی ضیاء اللہ اور مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کیے۔ ابراہیم خلیلی، صفدر برکی، ابصار مروت، شفیع الرحمٰن سپرلی خیل اور احمد یار نے ہدایہ نعت پیش کیے۔ بعد ازاں مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا عابد کمال، مولانا حسین احمد، مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا ماسٹر عمر خان، مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا سمیع اللہ مجاہد، شیخ الحدیث مولانا احمد سعید، شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین، مولانا قاری قدرت اللہ، مولانا مطیع اللہ اور امیر مفتی عظمت اللہ کے بیانات ہوئے۔ پہلی نشست کا اختتام حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کے بیان اور پرنور دعا پر ہوا۔

نماز ظہر کے بعد دوسری نشست کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی صدارت میں مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا مفتی عبدالغفار، مولانا عبدالرحیم کے شکریہ کلمات کے بعد مفتی ضیاء اللہ نے قراردادیں پیش کیں۔ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ، مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کے خصوصی بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں مفتی عبدالغنی، مفتی محمد ہارون، مولانا اعزاز اللہ، قاری سیف الرحمٰن، حافظ عبدالحلیم جاوید، پیر طریقت مولانا عبدالصبور نقشبندی، مولانا ظہور احمد، مولانا گل فراز شاکر، مولانا شبیر احمد حقانی، مولانا محمد گل، مولانا حمید اللہ مولانا عجب نور، مولانا امجد طوفانی، مولانا گل رائیس خان، ملک ماجد حسین، انور جمال، اور ملک امداد اللہ نے بطور خاص شرکت فرمائی۔ مقامی انتظامیہ کے ساتھ انصار الاسلام تحصیل نورنگ کے رضاکاروں نے تحصیل سالار محمد اسرار مروت اور ڈپٹی سالار مولانا محمد نسیم کی نگرانی میں سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیے کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر قائدین نے منتظمین کو مبارک باد پیش کی۔ کانفرنس حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کی رقت آمیز دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کورس شاہ نکڈر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۹ نومبر تا یکم دسمبر ۲۰۱۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار جامع مسجد مدرسہ حنفیہ شاہ نکڈر تحصیل سلانوالی میں بعد از نماز مغرب تا عشاء تین روزہ ختم نبوت کورس بذریعہ پروجیکٹر پڑھایا گیا۔ کورس کے پہلے روز سرگودھا کے مبلغ مولانا فضل الرحمن منگلا، مدرسہ ہذا کے مہتمم مولانا مفتی عبد الرؤف نے عقیدہ ختم نبوت پر تفصیلی لیکچر دیئے۔ دوسرے روز مدرسہ کے صدر مدرس مولانا رضاء الرحمن اور مولانا فضل الرحمن منگلا نے حیات مسیح (علیہ السلام) کو آسان انداز میں بیان کیا اور پروجیکٹر پر اصل حوالہ جات بھی دکھائے۔ تیسرے دن مولانا فضل الرحمن منگلا اور ضلع جھنگ کے مبلغ مولانا غلام حسین نے عقیدہ ختم نبوت اور امام مہدی علیہ الرضوان کے عقیدہ کو مفصلاً بیان فرمایا۔ بعد ازاں بعد نماز عشاء سرگودھا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی نے اختتامی بیان میں مرزا قادیانی کے کردار کو اپنے خاص انداز میں بیان کیا اور شرکائے کورس کو سوالات کے صحیح جوابات دینے پر مجلس کی کتب انعام کے طور پر عنایت فرما کر اختتامی دعا فرمائی۔ کورس میں الحمدللہ کثیر تعداد میں نمازیوں نے شرکت کی۔

ختم نبوت کورس سلانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷، ۸ اور ۹ دسمبر ۲۰۱۹ء بروز، ہفتہ اتوار، اور پیر جامع مسجد عمرؓ اسلام نگر روڈ سلانوالی میں تین روزہ ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سلانوالی کے امیر پیر جی محمد افضل الحسینی نے اور صدارت مسجد ہذا کے منتظم اعلیٰ جناب محمد افضل شاہ نے فرمائی، کورس کے تمام اسباق مولانا فضل الرحمن منگلا نے بذریعہ پروجیکٹر پڑھائے۔ مولانا نے شرکائے کورس کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ہر ماہ اپنے اپنے محلے کی مساجد میں تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت مآب ﷺ کے حوالہ سے پروگرام منعقد کیا کریں گے۔ تیسرے دن بعد از نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے امیر حضرت مولانا نور محمد ہزاروی نے بیان اور انعامات کی تقسیم کے بعد اختتامی دعا فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس جوہرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳ دسمبر ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد فاروق

اعظم ٹاؤن کالونی جوہرآباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس تلاوت قاری عبیدالرحمن جوہرآباد نے کی۔ ہدیہ نعت حافظ محمد اسحاق نے پیش کیا۔ جبکہ نقابت کے فرائض مفتی زاہد محمود صاحب نے سرانجام دیئے۔ حضرت مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا حکیم رشید ربانی، مولانا محمد نعیم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب، مولانا عبدالحکیم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جوہرآباد، مولانا سید محمد اسماعیل شاہ کاظمی لاہور کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی سرپرستی قاری محمد عبداللہ صاحب نے فرمائی۔

ختم نبوت کورس فاروکہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ، مدرسہ ربیع القرآن فاروکہ (تحصیل ساہیوال) میں ۲۰، ۲۱، ۲۲ دسمبر ۲۰۱۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ساہیوال کے امیر قاری محمد یوسف کی زیر سرپرستی تین روزہ ختم نبوت کورس کا انعقاد ہوا۔ پہلے دن کا سبق مولانا فضل الرحمن منگلا نے بذریعہ پروجیکٹر پڑھایا۔ جس میں عقیدہ توحید ورسالت کے حوالہ سے قادیانیوں کے باطل نظریات کو عوام الناس کے سامنے روشناس کرایا۔ دوسرے دن ضلع خوشاب کے مبلغ مولانا محمد نعیم نے عقیدہ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفریات کو بیان کیا، جبکہ تیسرے دن کے سبق میں مولانا فضل الرحمن منگلا نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وظہور امام مہدی علیہ الرضوان کو بذریعہ پروجیکٹر تفصیل سے بیان کیا۔ بعد از نماز عشاء مولانا نور محمد ہزاروی کے مفصل خطاب اور تقسیم انعامات کے ساتھ اختتامی دعا ہوئی۔

تحفظ ختم نبوت کورس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جنوری ۲۰۲۰ء میں ختم نبوت کورس جامع مسجد حبیب کبریا سانده لاہور میں مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز نے ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعے لیکچرز دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس میانوالی

یکم جنوری ۲۰۲۰ء بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد مکی سراجیہ میانوالی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قاری سعادت اللہ، نعت مولانا آصف رشیدی نے پیش کی۔ مولانا عبدالرزاق، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد نعیم مبلغ عالمی مجلس خوشاب، مولانا عبدالرزاق صمدانی، مولانا عبدالمالک صدیقی خانیوال کے بیانات ہوئے۔ خصوصی آمد حضرت خواجہ خلیل احمد، صاحبزادہ جناب خواجہ نجیب احمد امیر عالمی مجلس میانوالی۔ حضرت صاحبزادہ نجیب احمد کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

خطبہ جمعۃ المبارک چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا اللہ وسایا ۳ جنوری ۲۰۲۰ء کو ایک روزہ تبلیغی دورہ پر چیچہ وطنی تشریف لائے مولانا ظہور احمد اور مولانا عبدالحکیم نعمانی سمیت کارکنوں نے استقبال کیا آپ نے جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد فاروقیہ غازی آباد میں ارشاد فرمایا عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانیت کے متعلق آئینی ترامیم کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا قوانین تحفظ ختم نبوت کیخلاف قادیانی لابیوں اور سیکولر گماشتوں کو شازشوں کا بے نقاب کرنا ہمارا آئینی و مذہبی حق ہے۔ جو کہ ہم ادا کرتے رہیں گے۔ جمعۃ المبارک کے بعد آپ نے جامعۃ السراج بورے والا روڈ مفتی محمد ظفر اقبال کے پاس تشریف لاکر ان کی طرف سے دیئے گئے اعزازیئے میں شرکت کی اور باہمی تبادلہ خیال کے بعد سفر کے لئے روانہ ہوگئے۔

ختم نبوت کانفرنس قائد آباد خوشاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۶ر جنوری ۲۰۲۰ء بروز جمعرات بعد از نماز ظہر جامع مسجد ابراہیم سلائٹ ٹاؤن قائد آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری خدا بخش نے حاصل کی، نعت رسول مقبول ﷺ مولانا وقار احمد حسانی نے پیش کی۔ خصوصی آمد حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد۔ مولانا نعیم، مولانا تنویر احمد قائد آباد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل نور پور، مولانا منیر احمد کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کورس گگو منڈی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ اشرف العلوم جملیرا روڈ گگو منڈی ضلع وہاڑی میں ۱۹، ۲۰ جنوری ۲۰۲۰ء نماز ظہر تا نماز عصر کو ختم نبوت کورس منعقد ہوا صدارت مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا قاری جان محمد رشیدی نے فرمائی کورس کی نشستوں سے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد خبیب، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد ارشد، مولانا محمد عمران جاوید اور مولانا محمد اکرام کے بیانات ہوئے۔ قرب و جوار سے علماء کرام اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اختتام پر تمام شرکاء نے اپنے اپنے علاقوں میں عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کا فریضہ سرانجام دینے کا عہد کیا۔ شرکاء کورس میں ردقادیانیت پر مشتمل مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کورس غازی آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۰، ۲۱ جنوری ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد اقصی ادارہ بیت القرآن غازی آباد چیچہ وطنی میں دوروزہ ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا۔ کورس میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد خبیب اور

مولانا عبدالحکیم نعمانی کے لیکچر ہوئے۔ شرکاء کورس کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے موضوعات پر تیاری کرائی گئی قاری وسیم اللہ اور قاری سلیم اللہ نے کورس کے نظم کو سنبھالا ہوا تھا مضافاتی علاقوں سے آئے ہوئے شرکاء کے لئے ضیافت کا مثالی انتظام تھا۔

تحفظ ختم نبوت کورس روہڑی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ مدینۃ العلوم کپڑ محلہ روہڑی میں ۲۴، ۲۵ جنوری ۲۰۲۰ء بروز جمعہ، ہفتہ مغرب تا عشاء تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے مبلغ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی اور سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے ایک ایک گھنٹہ لیکچر دیئے جس میں عقیدہ ختم نبوت حیات عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں اس کا دجل فریب مکاری کو بیان کیا۔ الحمدللہ اس کورس کو کامیاب کرنے کے لئے حضرت مولانا مفتی عبدالجبار مولانا احمد اللہ مدرسہ کے مہتمم نے بھرپور محنت اور تعاون کیا۔ اور کورس کو کامیاب کیا۔ جس کے نتیجے میں تاجر حضرات لیکچرار طلباء کرام وعلماء حضرات بھرپور شریک ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت پروگرامات گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر اہتمام ۲۶، ۲۷، جنوری ۲۰۲۰ء خانپور مہر مدنی مسجد میں تربیتی پروگرام ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد یوسف شیخ نے پروگرام کی غرض وغایت بیان کی۔ ضلعی امیر حضرت سائیں سید نور محمد شاہ نے عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے مسلمانوں کی ذمہ داری پر بیان فرمایا۔ سکھر ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے بیان کیا کہ ہم حضور ﷺ کی ختم نبوت کے چوکیدار ہیں اور ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم یہ کام کریں۔ آخر میں تعلقہ خانپور کی جماعت کا انتخاب عمل میں آیا۔ بعد ظہر میرپور ماتھیلو والی مسجد میں علماء کرام وتاجر حضرات سے سائیں سید نور محمد شاہ، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد یوسف شیخ نے بیانات کئے۔ ڈہرکی جامعہ خیر المدارس حمادیہ میں علماء کرام وطلباء کرام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد حسین ناصر نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو بیان کیا۔

۲۷ رجنوری بعد ظہر مولانا حسین شاہ حیدری کے مدرسہ میں علماء کرام وطلباء سے بیان کیا۔ سائیں نور محمد شاہ کی دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ بعد نماز مغرب مدرسہ شمس العلوم حمادیہ اباڑو میں علماء کرام وشہری حضرات سے خصوصی ملاقات کی۔ ان تمام پروگراموں میں سائیں نور محمد شاہ، مولانا محمد یوسف شیخ اور حاجی غلام رسول سانگی نے بھرپور ساتھ دیا۔ (رپورٹ محمد مبشر گجر)

مسافران آخرت

ادارہ

مولانا سیف الرحمٰن سپرا کو صدمہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ کارکن مولانا سیف الرحمٰن سپرا چک وریام والا شورکوٹ کی والدہ محترمہ ۲۶ نومبر ۲۰۱۹ء کو انتقال فرما گئی ہیں۔

مولانا محمد آصف کو صدمہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے رہنما حضرت مولانا محمد آصف مدرس جامعہ نعمانیہ کمالیہ کے والد گرامی ۵ جنوری ۲۰۲۰ء کو اللہ کو پیارے ہوگئے۔ مرحوم انتہائی نیک سیرت دین اور دینداروں سے محبت اور درد رکھنے والے انسان تھے اپنے بیٹے کو عقیدہ ختم نبوت اور دین کیلئے وقف کردیا تھا۔ جنازہ میں کمالیہ کے امیر پیر جی عتیق الرحمٰن، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب اور مولانا حفیظ اللہ، حافظ عبدالرؤف کے علاوہ کثیر علماء وحفاظ وقرا اور عوام الناس نے شرکت فرمائی۔

مولانا عارف ندیم کو صدمہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابقہ مبلغ، جامع مسجد القدس ڈسکہ کے خطیب مولانا عارف ندیم کے والد محترم ۸۰ سال کی عمر میں قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے۔ مرحوم دین گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، علماء کرام خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرنے والوں سے محبت فرماتے تھے۔ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا فقیر اللہ اختر کی قیادت میں مقامی احباب نے تعزیت کی۔

ملک محمد عارف بیوپاری کا قتل: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا خالد عابد نے مجاہد ختم نبوت ملک محمد عارف بیوپاری کے بہیمانہ قتل کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ ملک محمد عارف کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ملک محمد عارف کی شہادت کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہوسکتا ہے مقدمہ کی تفتیش میں قادیانی جماعت کے مقامی افراد کو بھی شامل تفتیش کیا جائے۔ ملک عارف نے ہمیشہ فرقہ واریت سے بالا اور پرامن جدوجہد جاری رکھی اور بلاتفریق مسلک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کیا اور فتنہ قادیانیت کے خلاف میدان عمل میں رہے۔

اللہ رب العزت تمام مرحومین کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ ادارہ لولاک ان تمام حضرات کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

عظیم الشان

تحفظ ختم نبوت ﷺ کانفرنس

رحیم بخش — نفیس الحسینی — مشتاق احمد — عزیز الرحمٰن ثانی

10 مارچ 2020 بروز منگل بعد نماز مغرب

جامعہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیریئے والا روڈ قصور

حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب

حضرت مولانا عبدالرؤف چشتی

حضرت مولانا محمد امجد خان

قاری احمد میاں تھانوی

میاں محمد معصوم انصاری صاحب

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی

مرکزی رہنماء مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حاجی شبیر احمد مغل

قاری محمد آصف رشیدی لاہور

حضرت مولانا رانا محمد عثمان قصوری

قاری محمد رفیق رحیمی جامعہ سیدنا عمر بن الخطاب فقیریئے والا روڈ قصور

رابطہ نمبر 0300 6592561

شیخ المحدثین، حکیم العصر، قدوۃ الاماثل، حضرت الاستاذ

مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ

(شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا و سابق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

کی تفسیر **تبیان الفرقان** طبع ہو کر آچکی ہے، جدید ایڈیشن کیلئے خصوصی رعایتی قیمت 3500

مکمل آٹھ جلدیں — کل صفحات 6500

ملنے کے پتے

نفیس قرآن کمپنی
اردو بازار لاہور
042-37361460

مکتبہ سید احمد شہید
10۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37228272

جامعہ اسلامیہ باب العلوم
کہروڑ پکا ضلع لودھراں
0608-342983

مکتبہ عثمان غنی
جامعہ دارالقرآن مسلم ٹاؤن فیصل آباد
0300-7203324

ادارہ تالیفات اشرفیہ
فوارہ چوک ملتان

جامعہ حسینیہ باب العلوم
جڑانوالہ روڈ فیصل آباد
0321-6670225

مکتبہ لدھیانوی
سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی
021-34130020 / 021-24125590

تاریخی
عظیم الشان
فقید المثال
سالانہ
ختم نبوۃ کانفرنس
بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
ان شاء اللہ
13
مارچ 2020
بروز جمعۃ المبارک
بعد نماز عصر
بمقام
مسجد روڈ نواب شاہ
حضرت مولانا تجمل حسین
ڈاکٹر حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب
قاری عبدالرشید صاحب
حضرت مولانا محمد سلیم صاحب
حضرت مولانا محمد انیس صاحب
حضرت مولانا مفتی اعجاز مصطفیٰ صاحب
عبدالجبار
محمد یونس
محمد اکمل
حزب اللہ
عبدالکریم
اسماعیل
حضرت مولانا عبدالمجیب قریشی صاحب
حضرت مولانا محمد حسینی عباسی صاحب
حضرت مولانا اویس شاہ احمد نورانی صاحب
شہنشاہ خطابت، شاہین ختم نبوت، قاطع قادیانیت
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
بطل حریت، فخر جمعیت
حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب
مرکزی جنرل سیکرٹری
جمعیت علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا محمد طاہر صاحب
حضرت علامہ راشد خالد محمود سومرو صاحب
جنرل سیکرٹری
قاضی احسان احمد صاحب
عبدالغفور
محمد اشرف
عبدالستار
عبدالکریم
احمد حسین
سلیم اللہ
اشفاق احمد
مختار احمد
عبداللہ
سراج الدین
عبدالقیوم
عبداللہ
محمد راشد
ثناء اللہ
محمد اسجد
نیاز احمد
توصیف احمد
محمد ارباب سکندر
منجانب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
نواب شاہ
0302-6961841
0301-2675316

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

27 واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

بمقام مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ 28 مارچ 2020 تا 19 اپریل 2020

بمطابق ۴ شعبان ۱۴۴۱ھ تا ۲۶ شعبان ۱۴۴۱ھ

نامور علماء و مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے انشاءاللہ

زیر سرپرستی
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
استاذ المحدثین دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ: شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ:
مولانا عزیز الرحمن ثانی 0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670

قیمت فی شمارہ -/20 روپے
قیمت سالانہ -/240 روپے